صوبائی اسمبلی شمال مغربی سرحدی صوبہ

صوبائی اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز جمعہ مورخہ 26 مارچ 2004 بمطابق 4 صفر 1425 ہجری صبح دس بجکر تیس منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب ڈپٹی سپیکر اکرام اللہ شاہد مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم۔ بسم اللہ الرحمان الرحیم

ما عندکم ینفد و ما عنداللہ باقط ولنجزین الذین صبروآ اجرھم باحسن ما کانو یعلمونOمن عمل صالحاًمن ذکر او انثیٰ وھو مؤمن فلنحیینہ حیوۃ طیبۃج ولنجزینہم اجرھم باحسن ما کانوا یعملون۔

(ترجمہ): جو کچھ تمہارے پاس ہے سب فانی ہے اور اللہ کے پاس جو کچھ ہے باقی رہنے والا ہے۔ اور صبر کرنے والوں کو ہم بھلے اعمال کا بہترین بدلہ ضرور عطا فرمائیں گے۔ جو شخص نیک عمل کرے مرد ہو یا عورت لیکن باایمان ہو تو ہم اسے یقیناً نہایت بہتر زندگی عطا فرمائیں گے۔ اور ان کے نیک اعمال کا بہتر بدلہ بھی انہیں ضرور ضرور دیں گے۔

جناب بشیر احمد بلور: جناب سپیکر صاحب! ما ته اجازت دے ؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، څه دی جی ؟

قصائیوں کی گرفتاری اور مویشیوں کی افغانستان کو سمگلنگ

جناب بشیر احمد بلور: د ټولو نه مخکښې خو مبارک شه، تاسو نن دا سیشن Preside کوئ او کله کله پکار دا ده چه سپیکر صاحب لږه چهټی کوی چه تاسو هم راځئ او دا Preside کوئ۔ سپیکر صاحب! بهر یو Delegation راغلے وو اوس هم او پرون هم د هغوی جلوس راغلے وو خو زما خیال دے Minister for Zakat د هغوی سره خبره کړے وه، د قصابانو مسئله وه۔ د هغوی دا پرابلم دے، هغوی دا وائی چه Food Act 3/6 کښې مونږه نیسی او دوه دوه او درے درے ورځے مونږ جیل کښې پراته یو۔ مونږ ته دا پرابلم دے چه مویشان چه څومره دی، هغه ټول ایکسپورټ کیږی افغانستان ته، په پرمټ باندے ځی او سمگلنگ کیږی او ستا د امپورټ څه طریقه نشته چه د بهر نه راشی۔ زمونږه دلته خپله دا ښاروی دومره کم دی چه هغه د علاقے خلق نه شی پوره کولے او بیا ریټ، Automatically، مونږ د هغے د پاره مهنگائی باندے هم خبرے کوؤ، زور کوؤ، جهګړے کوؤ خو د هغوی سره هم پکار ده چه خبره اوشی، کینی د ورسره، حکومت د کینی یا د حکومت Directive ورکړی ډسټرکټ ناظم ته چه هغوی سره کینی خو دا خبره چه هغوی غریبانان خلق دی او هغوی هم زمونږ د علاقے او د ملک خلق دی، پکار ده چه د هغوی دا مسائل هم حل کړے شی، نو زه به حکومت ته خواست اوکړم چه یا خو د Directive اوکړی ډسټرکټ ناظم ته چه هغوی سره کینی او خبرے اوکړی یا پخپله ورسره خبرے اوکړئ چه د هغوی دا مسئله حل شی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترم جناب ظفر اعظم صاحب۔

محترمہ رفعت اکبر سواتی: پوائنٹ آف آرڈر سر۔

جناب جمشید خان: جناب سپیکر! یو منټ جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نه، د دے سره Related دے ؟ (شور)

محترمہ رفعت اکبر سواتی: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نه، دا خو نه پوائنټ آف آرډر دے او نه دغه دے خو تا سو۔۔۔۔۔

جناب جمشید خان: بس دے سره مو دغه دے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نه نه، ایجنډے باندے به را شو، د جمعے ورځ ده کنه۔ یو منټ جی جمشید خان۔

جناب جمشید خان: جناب سپیکر! دا یو داسے مسئله ده چه په کلو کښ هم مونږ ته پیښه ده۔ په کلو کښ هم د قصابانو هړتالونه وی، د دے وجے نه چه ښاروی نشته۔ دا حکومت د د دے فی الفور غور اوکړی او د دے په بهر لیږلو باندے د سخته پابندی اولګوی۔

ڈاکٹر امتیاز سلطان بخاری: جناب سپیکر! مجھے سخت افسوس ہے۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نه، د دے سره Related ده ؟

ڈاکٹر امتیاز سلطان بخاری: نه جی، د دے سره Related نه ده۔

جناب ڈپٹی سپیکر: او دریږه چه د دے یو خو جواب اوشی کنه۔ یو منټ محترم۔۔۔۔۔

جناب امانت شاہ: جناب سپیکر! په دے مختصراً زه۔۔۔۔۔

جناب محمد ادریس (وزیر بلدیات): جناب سپیکر! جس طرح بشیر احمد بلور صاحب نے کہا ہے قصابوں کے معاملے۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: امانت شاہ صاحب بھی اٹھ کر کھڑے ہیں، امانت شاہ صاحب، وہ کیا کہتے ہیں۔ نه د دے سره دے ؟

جناب امانت شاہ: هم دا خبره ده جی۔

وزیر بلدیات: میں ذرا یہ بات ختم کرتا ہوں پھر یہ۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ہاں، ہاں۔ بس تھیک دہ جی، صحیح دہ جی۔ امانت شاہ صاحب، امانت شاہ صاحب جی۔

وزیر بلدیات: ڈسٹرکٹ ناظم اور ٹاؤن ناظم دونوں کو ہم اکھٹے Well come۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: امانت شاہ صاحب، جی۔

جناب امانت شاہ: دے کښې یو خو دا دہ چہ پہ دے طرف باندے ښاروی روان دی بل چہ کوم دے نو پہ مهمندو ایجنسئ باندے هم دغے طرف تہ روان دی نو کہ چرے ډسترکټ ناظم سرہ دلته خبرہ کیدے شی نو د چارسدے ډسترکټ ناظم سرہ د هم پہ دے باندے خبرہ اوشی چہ هغه طرف تہ هم دا شے بند شی ځکہ زہ پرون نہ هغه بله ورځ پخپله مهمند ایجنسئ تہ تلم او هلته کښې ټرکونہ، پہ ټرکونو ښاروی روان دی ټول افغانستان طرف تہ د کنړ پہ لار باندے، نو حقیقت دا دے چہ هغے سرہ انتہائی یو مہنگائی هم جوړہ شوے دہ۔ قصابانو تہ ترے هم تکلیف دے۔ دے د پارہ د څہ لائحہ عمل جوړ شی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسټر صاحب بہ څہ دغہ اوکړی۔ جناب سردار ادریس صاحب۔

وزیر بلدیات: جناب سپیکر! چارسدہ کے اور یہاں کے بھی ڈسٹرکٹ ناظم سے اور ان کے ٹاؤن ناظمین کو بھی اس بات کے بارے میں کہا جائے گا کہ اس مسئلے کو Settle کریں۔ یہ واقعتاً ایک اہم ایشو ہے اور اس کو Settle کرنا ضروری ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ جی۔ Item No. 2

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب! ایک چھوٹی سی بات کرنی ہے۔

وزیر بلدیات: جناب سپیکر! میں Personal explanation پر بولنا چاہ رہا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جی اجازت ہے۔

وزیر بلدیات: جناب سپیکر! کل میں۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آرڈر پلیز۔ جی، جی۔

وزیر بلدیات: جناب سپیکر! میں کل یہاں اسمبلی کے اندر موجود نہیں تھا اور کل ٹی ایم او ایبٹ آباد کے بارے میں یہاں پر ایڈ جرمنٹ موشن پیش کیا گیا۔ جیسا کہ Unheard condemn کسی کو بھی کرنا، یہ ٹھیک نہیں ہے۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ Natural justice کے خلاف ہے۔

وزیر بلدیات: یہ Natural justice کے بھی خلاف ہے اور یہ چیز غلط ہے۔ میری آپ سے یہ درخواست ہے کہ میں اس ٹی ایم او کے خلاف انکوائری کرونگا اور متعلقہ جو ہمارے آنریبل ممبر ہیں، وہ بھی اس کے خلاف Proofs لائیں جو انہوں نے Embezzlement اور کرپشن کے الزامات لگائے ہیں لیکن میں تھوڑی سی وضاحت کرتا چلوں اگر میں ہوتا تو ہو سکتا ہے شاید ان کی بات سن کر۔۔۔۔۔

(قطع کلامی)

شہزادہ محمد گستاسپ خان (قائد حزب اختلاف): جناب سپیکر! اس طرح سے۔۔۔۔۔

(شور)

جناب ڈپٹی سپیکر: وہ Personal explanation کر رہے ہیں۔۔۔۔۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: نہیں آنریبل ممبر موجود نہیں ہیں تو۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سردار صاحب! فلور ان کے۔۔۔۔۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر! جب آنریبل ممبر موجود نہیں ہیں۔۔۔۔۔

Mr. Deputy Speaker: I have given permission to Honourable Minister for Local Government.

وزیر بلدیات: جناب سپیکر! میں Personal explanation پر ہوں۔

شہزادہ محمد گستاسپ خان: سر! بات یہ ہے کہ The person who has to be explained ہمیں اعتراض نہیں ہے وزیر صاحب کی Explanation پر۔ He is most well come to explain لیکن جنہوں نے اعتراض اٹھایا ہے وہ حاضر نہیں ہیں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جی اس کو۔۔۔۔۔

شہزادہ محمد گستاسپ خان: یہ ضرور کریں سر۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں ہو گیا، سب ہو گیا ہے جی۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: بالکل جی یہ اس وقت۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تھینک یو سر۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: نہیں جناب سپیکر صاحب، جب تک وہ خود موجود نہ ہوں تو یہ Explanation نہ دیں۔ جب تک وہ خود موجود نہیں ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میرے خیال میں اسے 29 تاریخ تک کے لئے Defer کرتے ہیں، وہ جب آئیں گے تو انشاءاللہ پھر آپ کر لیں۔ ٹھیک ہے جی شکریہ۔ مہربانی۔

اراکین کی رخصت

جناب ڈپٹی سپیکر: ایجنڈے پر آتے ہیں پھر آپ کر لیں۔ آئٹم نمبر 2 یہ Leave applications ہیں۔ جن معزز اراکین اسمبلی کی طرف سے رخصت کی درخواستیں موصول ہوئی ہیں، ان کے اسمائے گرامی مندرجہ ذیل ہیں۔

جناب محترم وجیہہ الزمان خان، ایم پی اے 26 سے 30 تاریخ کیلئے۔ ڈاکٹر سلیم خان، ایم پی اے 24 تا 30 تاریخ کیلئے اور محترم جناب افتخار احمد خان جھگڑا، ایم پی اے صاحب آج کیلئے۔ Is it the desire of the House that leave may be granted?

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: Leave is granted. Item No. 3…

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب! یہ ایک۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جی۔

محترمہ رفعت اکبر سواتی: سر! پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی صاحبہ۔

ڈاکٹر امتیاز سلطان بخاری: پوائنٹ آف آرڈر، جناب سپیکر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی۔

خواتین کونسلرز کیلئے اعزازیہ

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: تھینک یو جی۔ جناب سپیکر صاحب! یہ پھر Related ہے۔ یہ ڈسٹرکٹ ناظمین کے حوالے سے میں بات کرنا چاہ رہی ہوں بلکہ جتنے بھی بلدیاتی ہمارے یہ ہو رہے ہیں ان میں یہ ہے کہ دانیال عزیز صاحب کی ایک واضح Statement آئی تھی کہ یہ Provincial subject ہے کہ جس میں کونسلرز کو اعزازیہ نہیں دیا جاتا۔ چونکہ منسٹر صاحب سامنے بیٹھے ہوئے ہیں، تشریف فرما ہیں تو آپ کے توسط سے میں ان سے گزارش کرونگی کہ تمام کونسلرز کو اعزازیہ دیکر انکی محرومی کو ختم کیا جائے تاکہ وہ اس قومی دھارے میں شریک ہو سکیں کیونکہ پچھلے تین سال سے ان کو اعزازیہ نہیں مل رہا ہے جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترم جناب سردار ادریس صاحب، منسٹر فار لوکل گورنمنٹ۔

مولانا محمد مجاہد خان الحسین: دعا کیجئے کہ یہ نظام خراب ہو جائے، تبدیل ہو جائے۔ کونسلروں کیلئے بھی۔۔۔۔۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر! ان کا ہمیشہ Objection ہوتا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: مولانا صاحب۔۔۔۔۔

مولانا محمد مجاہد خان الحسین: خدا کرے کہ یہ نظام تباہ ہو جائے، ہمیں تباہ کر رہا ہے۔ (شور)

جناب ڈپٹی سپیکر: چہ خو پورے نظام شتہ نو هغه به جواب کوی کنه۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب! اس نظام کو صدر جنرل پرویز مشرف۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں، نہیں۔ وہ ٹھیک ہے، وہ الگ بات ہے۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: نے قوم کے مفاد میں بنایا ہے۔ یہ چاہتے ہیں کہ یہ نظام ختم ہو جائے۔ اللہ کرے۔۔۔۔۔ (شور)

مولانا محمد مجاہد خان الحسین: یہ مشرف کی ایجاد ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: مولانا صاحب!۔۔۔۔۔

مولانا محمد مجاہد خان الحسین: یہ قوم کی ایجاد نہیں ہے، یہ مشرف کی ایجاد ہے، ہم نہیں مانتے۔

(تالیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: آرڈر پلیز۔ مولانا صاحب۔۔۔۔۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: انہوں نے جس طریقے سے۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سردار ادریس صاحب۔۔۔۔۔

جناب سکندر حیات خان: جناب سپیکر! چہ دستخط ئے کوؤ۔۔۔۔۔ (شور)

جناب ڈپٹی سپیکر: سردار ادریس صاحب، جی۔

جناب سکندر حیات خان: دستخطے خو دوئ کڑے دی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سکندر صاحب! تاسو مہربانی اوکڑئ۔ سردار ادریس صاحب منسٹر فار لوکل گورنمنٹ۔ محترم جناب سردار ادریس صاحب، جی۔

وزیر بلدیات: جناب سپیکر! Honoraria کی Provision کونسلرز کیلئے لوکل گورنمنٹ آرڈیننس میں موجود ہے اور اگر کوئی بھی ڈسٹرکٹ کونسل اور کوئی بھی تحصیل کونسل یا یونین کونسل اپنے کونسلرز کو Honoraria دینا چاہے تو ان پر کوئی پابندی نہیں ہے۔ کونسل سے جو Due اس کا Course ہے، اس کو Approve کروائے لیکن یہاں پر میں ایک اور بات کی وضاحت کرتا چلوں کہ یہاں پر یہ PFC کا ابھی Discussion ہوگا۔ آنریبل صوبائی اسمبلی کے ممبران اس پر Open discussion بھی کرینگے، ہم نے Total Divisible Pool کے جو ڈسٹرکٹس کو Releases کی ہیں، وہ Sixty percent کی ہیں، 88 کروڑ روپیہ ڈسٹرکٹس کو Release کئے ہیں جبکہ دوسرے صوبوں کے اندر، میں نے خود دوسرے صوبوں کے Visits کئے ہیں، وہاں پر Divisible Pool thirty percent کا Thirty five percent یا Thirty percent انہوں نے اس کے لئے مختص کیا ہے۔ جناب سپیکر! میں یہاں پر عرض کرتا چلوں کہ وفاقی گورنمنٹ کی طرف سے دوسرے صوبوں کو جو امداد مل رہی ہے، صرف ایک کراچی کے لئے Twenty nine billion rupees کی امداد دی گئی۔ Similarly دوسرے صوبوں کو زیادہ امداد دی جارہی ہے لیکن افسوس کی بات یہ کہنی پڑ رہی ہے کہ جو ضروری Transitional fund کی ہمیں Release آنی چاہیئے تھی وفاقی گورنمنٹ سے، ہمیں وہ بھی نہیں ملی ہیں اور ہم محدود وسائل کے اندر رہتے ہوئے، میں صوبے کی طرف سے، میں کس طرح سے یہاں پر کہہ دوں، بلوچستان

ایک ہزار روپیہ وہاں پر کونسلرز کو اعزازیہ دے رہا ہے، مجھے آپ بتائیں کہ یہاں پر اکیس ہزار کونسلرز ہیں یونین کونسل کے، آپ ایک ہزار سے Multiply کریں، کہاں تک یہ بجٹ پہنچے گا؟ 957 ہمارے پاس یونین کونسلیں ہیں جناب عالی اور 957 یونین کونسلوں کے اندر اگر ہم دو ہزار ان کو Additional کر دیں تو میں سمجھتا ہوں کہ یہاں پر کوئی بھی آنریبل ممبر صوبائی اسمبلی اس کو پاس نہیں کرے گا کہ اس طرح ہونا چاہیئے۔ پی ایف سی کے اندر، یہ Already یہاں اس پر Open debate ہوگی اور اگر کسی ممبر کی طرف سے یا اگر پورا ہاؤس یہ کہتا ہے کہ ٹھیک ہے جی کونسلرز کو اعزازیہ صوبائی گورنمنٹ دے دیں تو اس پر ہم غور کرنے کے لئے تیار ہیں لیکن میں یہ سمجھتا ہوں کہ چونکہ Honoraria کی Provision موجود ہے لوکل گورنمنٹ آرڈیننس کے اندر اور ان کو اس بات کی اجازت ہے کہ اپنی کونسل سے Approval لے لیں اور اس کے اندر اس کے بجٹ کو مختص کریں، Allocate کریں کہ ہم اتنا Allocation honoraria کا رکھ سکتے ہیں، اس پر کوئی پابندی نہیں ہے لیکن وہ جان چھڑانے کے لئے صوبائی حکومت کو کبھی Condemn کرتے ہیں کہ صوبائی حکومت یہ نہیں کر رہی ہے اور اس سلسلے میں چیئر مین این آر بی کی Statement بھی آئی ہے۔ اس نے یہ کہا ہے کہ وہ صوبے اس کو دیدیں لیکن صوبے کو ہم Release کریں گے، ہم دینے کے لئے تیار ہیں، کوئی ایسی بات نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔

جناب سکندر حیات خان: جناب سپیکر!

Shahzada Muhammad Gustasip Khan: Sir! The Minister has been very kind …..

Mr. Deputy Speaker: Honourable Leader of the Opposition, Shahzada Muhammad Gustasip Khan.

شہزادہ محمد گستاسپ خان (قائد حزب اختلاف): جناب سپیکر! The Minister has been very kind انہوں نے کہا کہ ہم پر بوجھ ڈال دیتے ہیں۔ خود کر سکتے ہیں اور وہ نہیں کرتے کونسلز تو انہوں نے پھر بھی کہا کہ ہم تیار ہیں یہ کرنے کے لئے تو It’s a commitment. Should we consider it a commitment or not Sir?

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ Consider کرلیں۔ ٹھیک ہے۔

Mr. Abdul Akbar Khan: Janab Speaker! Why sixty percent?

جناب ڈپٹی سپیکر: ہاں یہ تو-----

Mr. Abdul Akbar Khan: Why sixty percent, we will raise this issue in our debate. لیکن جناب سپیکر-----

جناب ڈپٹی سپیکر: وہ تو اب آئیں گے ناں-----

جناب عبدالاکبر خان: ہاں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: مالیاتی کمیشن پر جب بحث ہوگی، پراونشل پر۔ جی، محترمہ رفعت اکبر صاحبہ۔

صنعتی نمائش میں عورت کی تذلیل

محترمہ رفعت اکبر سواتی: تھینک یو۔ آنریبل سپیکر سر! میں آپ کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف لانا چاہتی ہوں۔ اس وقت پشاور میں ایک صنعتی نمائش چل رہی ہے اور میرے ساتھ ہماری ایم ایم اے کی تین ایم پی ایز بھی تھیں اور ہم اس صنعتی نمائش میں گئے کچھ خریداری کیلئے لیکن ایم ایم اے کی حکومت ہوتے ہوئے جو چیز وہاں میں نے نوٹ کی، وہ بڑی عجیب وغریب تھی کہ ایک خاتون کی ایک بہت بڑے بینر پر شکل بنی ہوئی تھی اور ساتھ ایک گھوڑا بنا ہوا تھا یعنی باقی دھڑ اس کا گھوڑے کا ہے اور خاتون کا چہرہ اپنا ہے اور دس دس روپے پر وہ مردوں کو Lower کر رہا تھا وہ آدمی کہ وہ آ کر کے اس خاتون سے بات کریں۔ سر! یہ بڑا سوچنے کا مسئلہ ہے اور بڑی شرمناک بات ہے۔ (قہقہے) بڑی شرمناک بات ہے کہ خواتین کو، (شور) Let me finish, let me finish please۔

جناب ڈپٹی سپیکر: مختصر جی۔

محترمہ رفعت اکبر سواتی: یہ ہنسنے کی بات نہیں ہے بلکہ-----

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں صحیح بات ہے، درست فرمایا آپ نے۔

محترمہ رفعت اکبر سواتی: بڑے شرم کی بات ہے کہ جہاں پر علماء کی حکومت ہو، وہاں پر خاتون کے چہرے کے ساتھ ایک گھوڑے کا دھڑ لگا کر، مطلب یہ ہے کہ Frontier کی خاتون ہے یہ پھر؟ کتنے شرم کی بات ہے اور میں تینوں ایم پی ایز کے ساتھ گئی ہوں اور میں نے کہا، جبکہ مجھے پتہ چلا اس وقت کہ یہ ایڈمنسٹریشن کا کام ہے دیکھنا۔ Administration should not prove it اور سر، دوسری بات یہ ہے کہ انہوں نے اس وقت تو کہہ دیا کہ ہم اس کو بند کر رہے ہیں لیکن جب میں نے پتہ کروایا تو وہ جاری وساری ہے

اور جس شخص سے میری وہاں بات ہوئی تو میں نے اس سے کہا کہ آپ کو پتہ نہیں ہے کہ یہ ایم ایم اے کی گورنمنٹ ہے اور یہ تو بالکل ممنوع ہو جاتا ہے تو اس نے آگے سے جواب یہ دیا کہ یہاں ایم ایم اے کے ساتھ بھی سب کچھ چلتا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ہو گیا جی۔

محترمہ رفعت اکبر سواتی: تو جناب، آپ اب بتائیے کہ کیا کرنا چاہیئے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ ڈاکٹر صاحبہ۔

ڈاکٹر امتیاز سلطان بخاری: جناب سپیکر صاحب! میں آپ کو بتانا چاہتی ہوں کہ صرف ایک مرلہ مکان جو کہ رہائش پذیر ہے اور اس پر اٹھارہ ہزار نو سو چالیس روپے ٹیکس آجائے تو کیا یہ غریب انسان جس کے پاس دو وقت کی روٹی بھی نہ ہو، وہ یہ ٹیکس ادا کر سکتا ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ کس کا ٹیکس ہے؟

ڈاکٹر امتیاز سلطان بخاری: صرف ایک مرلہ مکان ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں، یہ ڈسٹرکٹ کا ہے یا کیا ہے؟

ڈاکٹر امتیاز سلطان بخاری: جی ہاں، یہ الطاف قریشی نام ہے اس کا۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ ایڈ جرمنٹ موشن نہ کال اٹینشن بنتا ہے تو آپ اس پر کچھ لائیں نا، پھر بعد میں کر لینگے۔

ڈاکٹر امتیاز سلطان بخاری: اس میں میں آپ کی توجہ دلانا چاہتی ہوں کہ اس پر کچھ توجہ دی جائے اور اس مسئلے کو حل کیا جائے۔ یہ غریبوں کا کام ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ سوال لے آئیں ناں پھر بعد میں بات کر لینگے۔ (شور) Item No. 3. Announcement from the Chair. No announcement from the Chair. Item No. 4. Privileges motions یہ بھی کوئی نہیں ہے۔ ایڈ جرمنٹ موشن آئٹم نمبر 5۔

محترمہ رفعت اکبر سواتی: جناب سپیکر! میری بات کا جواب کون دے گا؟

جناب خلیل عباس خان: پوائنٹ آف آرڈر سپیکر صاحب۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ جواب دیں۔ ایک منٹ جی، محترم جناب ظفر اعظم صاحب۔ وہ کہہ رہی ہیں کہ جواب دیں۔

جناب عبدالاکبر خان: کس چیز کا؟

جناب ڈپٹی سپیکر: وہ سر کس کا؟

وزیر قانون: کس چیز کا میں جواب دوں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: سپورٹس منسٹر۔ (قہقہ)

وزیر قانون: نہیں جی، سب کو کہہ دیں۔ (شور)

جناب ڈپٹی سپیکر: آرڈر پلیز، آرڈر پلیز۔

وزیر قانون: سب سے پہلے تو میں اس ایم پی اے صاحبہ سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ جب اس نے اپنی بہنوں کی اتنی تذلیل وہاں پر دیکھی تو اس نے کیا ایکشن لیا وہاں پر؟

محترمہ رفعت اکبر سواتی: جی میں ان کا جواب دینا چاہتی ہوں۔

وزیر قانون: اگر وہ ایکشن لیتی۔۔۔۔۔ (شور)

محترمہ رفعت اکبر سواتی: جناب سپیکر! ہمارے پاس حقائق کیا ہیں۔ (شور)

وزیر قانون: ہم نے تو صرف سائن بورڈ توڑے تھے اور۔۔۔۔۔۔ (شور)

جناب ڈپٹی سپیکر: ایک منٹ آپ تشریف رکھیں۔ (شور) آرڈر پلیز۔

محترمہ رفعت اکبر سواتی: ان کو چادر اور چار دیواری سنبھالنے کی تمیز ہی نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ، آپ تشریف رکھیں۔ میں Clear کرتا ہوں نا۔ (شور) آپ تشریف رکھیں، Sit down please آپ تشریف رکھیں۔

محترمہ رفعت اکبر سواتی: سر! ان کے داڑھیوں والے تمام مرد دس دس روپے دیکر اندر جا رہے تھے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔

محترمہ رفعت اکبر سواتی: ان کو ہم نے روکا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ تشریف رکھیں، یہ ہاؤس ہے اس کو چلانا ہے مجھے۔ آپ تشریف رکھیں۔

محترمہ رفعت اکبر سواتی: سر! یہ مجھے چیلنج کر رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں، آپ تشریف رکھیں۔ ان کو میں نے بٹھا دیا ہے آپ تشریف رکھیں۔۔۔

(شور)

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر! یہ بند ہونا چاہیئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میں کرتا ہوں نا، اس کا جواب میں دیتا ہوں۔Please just a minute محترمہ آپ تشریف رکھیں۔جی بات دراصل یہ ہے۔۔۔۔۔

مولانا نظام الدین: جناب سپیکر صاحب!

جناب فیصل زمان(وزیر کھیل و ثقافت): جناب!

جناب ڈپٹی سپیکر: جی محترم جناب راجہ فیصل زمان صاحب، وزیر کھیل و ثقافت۔

وزیر کھیل و ثقافت: میں آنریبل ایم پی اے کو یقین دہانی کراتا ہوں کہ اگر وہاں پر کسی عورت کے دھڑ کو ایسا بتایا گیا ہے جس سے انہوں نے سمجھا ہے کہ عورت کی عزت پر فرق آیا ہے تو وہ چیز وہاں پر نہیں ہو گی۔ چاہے عورت اس طرف بیٹھی ہے یا اس طرف بیٹھی ہے، ہم اس کا احترام کرتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تھینک یو۔ ہو گیا جی۔ ٹھیک ہے، ٹھیک ہے۔ ایک منٹ۔۔۔۔۔

وزیر کھیل و ثقافت: ہم ان کو Honour کرتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی مولانا نظام الدین صاحب، تاسو جی څه باره کښې؟

مولانا نظام الدین: پرون جی، تاسو لیدلی وو چه دلته کښې احتجاجی مظاهره شوے وه د سوئی گیس متعلق۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نه دا څه پوائنټ آف آرډر خو نه دے کنه۔ کال اټینشن به وی دا به تاسو راوړئ بیا۔

مولانا نظام الدین: یو خبره ده جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: او کنه جی، دا دے ګورئ جی اوسه پورے لس منټه کم یولس بجے دی۔۔۔۔۔

مولانا نظام الدین: مختصر خبره ده جی، ضروری خبره ده جی۔ اوس که تاسو غواړئ چه هغه زمونږ د سوات خلق هم دغسے راوځی، احتجاج اوکړی نو بیا به پخپله ضروری شی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی۔

مولانا نظام الدین: خبره دا ده جی، چه د سوئی گیس دا لائن کوم چه د مینگورے نه واخله تر تهانړے پورے زمونږه د خلقو په جائیداد کښې تلے دے، د یو طرف نه سیند کټائی کوی، بل طرف ته سوئی گیس والا پائپ تلے دے او هغه د زمکے عوض نه ورکوی۔ کهلاؤ انکار ئے کړے دے۔ اوس عوام په دے حالت کښې دی چه هغه راواوځی۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نو په دے تاسو ایډجرمنټ موشن راوړئ کنه۔ آپ اس پر ایڈجرمنٹ موشن لے آئیں پھر آپ کو جواب دیا جائے گا۔ ابھی تو اس سلسلے میں آپ کو کوئی جواب تو نہیں دے سکتا۔

مولانا نظام الدین: نن چه جی ایم راځی، تاسو د دے رولنگ ورکړئ چه هغه زمونږ سره په دے باندے هم بحث اوکړی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نو ٹهیک شوه کنه۔

مولانا نظام الدین: ٹهیک شوه جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: زه خو وایم چه تاسو ایډجرمنټ موشن راوړئ، Properطریقه باندے نو انشاءالله هغه به بیا راواوغواړو او جواب به ئے هغوی اوکړی جی۔

جناب خلیل عباس خان: سپیکر صاحب!

محترمہ نعیم اختر: جناب سپیکر صاحب!

جناب ڈپٹی سپیکر: اودریږئ جناب، یو منټ جی۔

جناب خلیل عباس خان: ښه جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی ستاسو پوائنټ آف آرډر څه باره کښې دے؟ محترمه نعیم اختر صاحبه۔

محترمہ نعیم اختر: جناب سپیکر! جس طرح آپ کو پتہ ہے کہ مردان میڈیکل کمپلیکس کا ایم ایس جو چھ مہینے بعد ریٹائر ہو رہا ہے لیکن میں منسٹر صاحب سے ریکویسٹ کرتی ہوں کہ ان کا ٹرانسفر 19 گریڈ سے 18 گریڈ میں ہو گیا ہے اور ان کے چھ مہینے باقی ہیں تو رولز کے مطابق تو یہ ہے کہ ان کا ایک سال جہاں پر بھی ہو گا، وہ

اپنی مرضی اور خوشی سے گزاریں گے لیکن سمجھ نہیں آتی کہ اس کا اس آخری وقت میں 19 گریڈ سے 18 گریڈ میں۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں، یہ تو آپ ان سے ریکویسٹ کر لیں بعد میں۔

محترمہ نعیم اختر: بس سر، ہم اس سے ریکویسٹ ہی کرتے ہیں کہ اس کا کیا مطلب ہے؟ ایسی کوئی غلطی تھی کہ اس کا ایسا ٹرانسفر ہو گیا؟

جناب ڈپٹی سپیکر: دا د ډپټی ایډ منسټریټر اے ایم سی د ټرانسفر باره کښې خبره کوی۔ جناب محترم عنایت اللہ صاحب، منسټر هیلتھ۔

جناب عنایت اللہ (وزیر صحت): میں محترمہ کے ساتھ وقفے میں بیٹھ کر اس پر بات کرونگا۔ کچھ بات ایسی ہے کہ میں فلور پر نہیں کر سکتا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے، شکریہ۔

جناب خلیل عباس خان: جناب سپیکر صاحب! زه د هیلتھ باره کښې یو خبره کول غواړم۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نه نو دا زه به ایجنډا نه کوم۔

جناب خلیل عباس خان: مهربانی به وی، Point of self explanation باندے به خبرے اوکړم۔

جناب ڈپٹی سپیکر: دا خو پوائنټ آف آرډر نه دے خو۔۔۔۔

Mr. Khalil Abbas Khan: Self explanation jee.

جناب ڈپٹی سپیکر: جی محترم جناب خلیل عباس صاحب۔

جناب خلیل عباس خان: ډیره شکریه، سپیکر صاحب۔ سپیکر صاحب! زه ستاسو د ایوان توجه یو ډیر انتهائی اهم مسئله چه کومه زمونږ د نوښار ضلعے ته راپیښه ده، د هغے طرف ته راوستل غواړم۔ سپیکر صاحب! په 21تاریخ باندے زمونږ سی ایم صاحب نوښار ته راغلے وو او نورو مصروفیاتو سره سره هغوی د نوښار کیټګری اے هسپتال د پاره چه کوم سائټ مختص شوے دے، د هغے هم دوره اوکړه۔ مونږ خو جی د ایم ایم اے حکومت ډیر مشکور یو، د هغوی ډیر ممنون یو

د نوښار عوام چه هغوی زمونږ د پاره د دے کیټیګری اے هسپتال منظوری کړے ده خو دا سکیم 92-1991 را سے په پائپ لائن کښې وو خو دوئ Expedite کړو او دے کښې هیڅ شک نشته چه دا د دوئ یو کارنامه ده۔ دوئ هغه Expedite کړو نو هغه شے ئے Practical ته راوستو۔ بهرحال سپیکر صاحب، سکیم ډیر ښه دے، ډیر ښه خبره ده او د 45 کروړ روپو پراجیکټ دے خو د هغے باره کښې زمونږ د نوښار ایم پی ایز، زمونږ د هیلتھ کمیټئ او د نورو ډیر خدشات دی جی۔ خدشات زمونږ صرف او صرف۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نه، نو زه عرض کوم جی، زما یو منټ واورئ۔

جناب خلیل عباس خان: دا جی ډیره انتهائی ضروری خبره ده۔

جناب ڈپٹی سپیکر: زه عرض کوم کنه جی۔ تاسو زما یو منټ، خلیل عباس صاحب، زه ریکویسټ کوم تاسو ته جی، تاسو مهربانی اوکړئ دے باندے Proper motion راوړئ جی نو دوئ به ئے بیا جواب اوکړی۔

جناب خلیل عباس خان: زه سپیکر صاحب، یو منټ، که یو دوه منټه مو ماته راکړه جی چه زه دا شے ستاسو ګوش ګزار کړم بیا چه نور څه د حکومت خوښه ده چه هغه اوکړی۔ سپیکر صاحب! د دے د پاره چه کومه زمکه خوښه شوے ده جی، دا 171 کنال زمکه په مردان، نوشهره روډ باندے ده۔ هغه زمکه چه ده، د هغے په مینځ کښې د فوډ ډیپارټمنټ ګوداmونه موجود دی، درے ګوداmونه دی او ډیر لوئے لوئے ګوداmونه دی۔ د نوښار چه کوم قبرستان دے، هغے پکښې Encroachment کړے دے۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نه، نه خلیل عباس صاحب، Sorry زه عرض کوم کنه ګوره جی یولس بجے دی او د جمعے ورځ ده نو زه وایم چه تاسو پرے Proper motion راوړئ کنه۔

جناب خلیل عباس خان: یره جی که دوه منټه مو راکړل دا شے زه ګوش ګزار کول غواړم جی او د فوری نوعیت خبره ده۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نه که تاسو Proper motion را وړئ او په 29 تاریخ باندے ئے په ایجنډا کښې کیږدو نو ښه به نه وی جی؟

جناب خلیل عباس خان: دا د فوری نوعیت خبره ده جی۔ زه لږ دا شے-----

جناب ڈپٹی سپیکر: نو څه جواب خو ئے پرے نه شی کیدے کنه۔ ګورئ جی تاسو دا سے کار او کړئ-----

جناب خلیل عباس خان: که تاسو جی دوه منټه را کړل، جواب د دوئ بیا را کړی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: زه ریکویسټ کوم کنه جی، ټائم نشته دے۔ بس جی ستاسو مؤقف خو راغے کنه۔

جناب خلیل عباس خان: سی ایم صاحب هلته راغلے دے او دا شے Expedite دے جی او زما پرے چه کوم خدشات دی یا زمونږ د نوښار ایم پی ایز پرے چه کوم خدشات دی-----

جناب ڈپٹی سپیکر: نو تاسو خپل خدشات پرے را وړئ کنه جی۔

جناب خلیل عباس خان: چه هغه حکومت ته راا ورسی او چه په دے باندے فوری څه کارروائی او شی۔ زه جی دوه منټه ستاسو نه غواړم۔

جناب ڈپٹی سپیکر: دا خو څو منټ تیر شو۔

جناب خلیل عباس خان: سرا! د Interruption په وجه خبره په مینځ کښې پاتے شی۔ سپیکر صاحب! د دے د پاره چه کومه زمکه مختص شوے ده، د هغے په مینځ کښې د فوډ ډیپارټمنټ ګودامونه دی جی-----

جناب ڈپٹی سپیکر: هغه خو پوهه شو جی۔

جناب خلیل عباس خان: یو طرف ته ئے سیند دے او بل طرف ته ئے ریلوے ټریک دے او زمونږ د دے باره کښې دا خدشات دی چه کوم دا مجوزه هسپتال دے، 14 لاکھ 60 هزار سکوئر فټ Covered area به وی د دے، 14 لاکھ 60 هزار سکوئر فټ او د دے-----

جناب ڈپٹی سپیکر: آرڈر پلیز۔

جناب خلیل عباس خان: 269 کنال ، دا جی د ډیر اهمیت خبره ده جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نه، نه خلیل عباس صاحب، بس جی مهربانی۔ زما تاسو ته ریکویسٹ دے جی۔ تاسو په دے Proper motion راوړئ نو زه اجازت درکوم کنه جی۔

جناب خلیل عباس خان: دا Commitment به جی تاسو ما سره کوئ As a Speaker چه په 29 باندے به زما دا Motion، Call attention-----

جناب ڈپٹی سپیکر: تاسو ئے داخل کړئ په Proper طریقه باندے جی۔

جناب خلیل عباس خان: ما په Proper channel باندے دغه کړے دے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تاسو د Conduct of Business rules لاندے خپل Motion راوړئ مونږ به ئے اوکړو جی۔

جناب خلیل عباس خان: دا زه چه ولاړ یم، دا هم به امرمجبوری ولاړ یم۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹهیک شوه کنه، بس صحیح شوه۔

جناب کاشف اعظم: جی دے هسے وخت ضائع کوی، هسے وخت ضائع کوی۔

تحاریک التواء

Mr. Deputy Speaker: Item No. 5. Adjournment motions ایڈ جرمنٹ موشن یہ ہے۔ Mr. Abdul Majid Khan, MPA, Dr. Muhammad Saleem Khan, MPA, Mr. Pir Muhammad Khan, MPA to please move their joint Adjournment motion No. 322, one by one, in the House. Janab Abdul Majid Khan Sahib.

جناب پیر محمد خان: جناب سپیکر صاحب! مونږ خو استحقاقات ورکړی دی، هغه خو رانغلل په ایجنډا باندے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: استحقاقات خو ماته نه دی راغلی جی۔

جناب پیر محمد خان: دا خو پکار وو چه راغلے وے او ځکه چه بیا خو که چهټی شی، د بلدیاتو منسټر خلاف استحقاق ما ورکړے دے او جمشید خان هم ورکړے دے هغه بله ورځ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: هغه به بیا په 29وا خلو، اوس دے کښن نه دی راغلی۔

جناب پیر محمد خان: سپیکر صاحب وئیلے هم وو کنه جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ستا سو دے ؟

جناب پیر محمد خان: زما هم دے او د جمشید خان هم دے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: په 29باندے د دوئ هم Privilege motionراولئ، سیکرټری صاحب۔ ټهیک شوه جی په 29باندے به راشی۔ جناب عبدالماجد خان۔

جناب عبدالماجد: جناب سپیکر! میں آپ کی توجہ ایک انتہائی اہم معاملے کی جانب مبذول کرانا چاہتا ہوں اور وہ یہ کہ بینک آف خیبر کی جانب سے سرکاری ملازمین کے لئے ہاؤس بلڈنگ ایڈوانس اور موٹر کار ایڈوانس کے لئے قرضہ سکیم شروع کی گئی ہے لیکن شرط یہ رکھی گئی ہے کہ ملازم قرضہ حاصل کرنے کے لئے کوئی گھر یا زمین بینک کے پاس رہن کریگا۔ غریب ملازمین کے پاس اگر زمین یا گھر ہوتا تو وہ قرضہ ہی کیوں لیتے، یہ سراسر زیادتی ہے۔ سرکاری ملازمین کی تنخواہیں بینک کے ذریعے ادا کی جاتی ہیں لہذا بینک ان کی تنخواہوں سے ماہوار قسط کی کٹوتی کر لیا کرے اور اس ضمن میں محکمہ کے ہیڈ سے سرٹیفیکیٹ بھی لینا چاہئے تو لے لے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جی۔ یو منټ جی، عبدالاکبر خان۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! زما یو درخواست دے This is not a proper Adjournment motion. It can called Call Attention Notice, کیونکہ وہ ایڈجرمنٹ نہیں مانگ رہے ہے۔ وہ کارروائی روکنا نہیں چاہتے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی ہاں، تجویز پیش کر رہے ہیں۔

جناب عبدالماجد: زمونږه-----

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، یو منټ، مطلب دا دے چه د دوئ دا پوائنټ دے-----

جناب بشیر احمد بلور: زه معافی غواړم، دا زمونږ دا پارلیمنټیرین صاحب دیر، او بیا سپیکر پاتے شوے دے Already چه Commitment او شو، آفس ورته ورکړو او تاسو ورته فلور ورکړو د هغے نه پس-----

جناب ڈپٹی سپیکر: هغه الفاظ پکښې د غه نشته۔

Mr. Bashir Ahmad Biloor: He has to speak on that whether it is Adjournment motion……

Mr. Abdul Akbar Khan: No, I will take it as 'Adjournment Motion' one should know the meaning of 'Adjournment Motion.'

جناب بشیر احمد بلور: نو هغه پکار دا ده چه هاؤس، دا ستاسو د فتر کښې به-----

جناب ڈپٹی سپیکر: عبدالاکبر خان صاحب کا اعتراض یہ ہے کہ اس میں آپ نے یہ نہیں لکھا ہے کہ کارروائی کو ملتوی رکھا جائے۔

Mr. Abdul Akbar Khan: Point of Order is for the decision of the Speaker, not of the Member.

جناب بشیر احمد بلور: نہیں، آپ اس کا ایڈجرنمنٹ موشن بنا کر ہاؤس میں پیش کر دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اب تو یہ Process ہوا ہے، آیا ہے آپ اس میں اضافہ کرلیں کہ کارروائی روک کر اس پر بحث کی جائے۔

جناب عبدالماجد: کارروائی روک کر اس پر بحث کی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی ٹھیک ہے۔ آپ تشریف رکھیں۔ (قہقہ) جناب ڈاکٹر سلیم خان صاحب۔ وہ تو نہیں ہیں، اچھا محترم پیر محمد خان صاحب۔

جناب پیر محمد خان: شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ اپنا وہ پیش کریں جی۔

جناب پیر محمد خان: ہاں جناب سپیکر صاحب۔ میں آپ کی توجہ ایک انتہائی اہم معاملے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں اور وہ یہ کہ بینک آف خیبر کی جانب سے سرکاری ملازمین کے لئے ہاؤس بلڈنگ ایڈوانس اور موٹر کار ایڈوانس کے لئے قرضہ سکیم شروع کی گئی ہے لیکن شرط یہ رکھی گئی ہے کہ ملازم قرضہ حاصل

کرنے کے لئے کوئی گھر یا زمین بینک کے پاس رہن کریگا۔ غریب ملازمین کے پاس اگر زمین یا گھر ہوتا تو وہ قرضہ ہی کیوں لیتے، یہ سراسر زیادتی ہے۔ سرکاری ملازمین کی تنخواہیں بینک کے ذریعے ادا کی جاتی ہیں لہذا بینک ان کی تنخواہوں سے ماہوار قسط کی کٹوتی کر لیا کرے اور اس ضمن میں محکمہ کے ہیڈ سے سرٹیفیکیٹ بھی لینا چاہئے تو لے لے۔ لہذا اس اہم معاملے کے لئے اجلاس کی کارروائی روک کر اس پر بحث کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے۔ عبدالماجد خان صاحب۔ محترم جناب عبدالماجد خان صاحب۔ (قہقہہ) تاسو خپل Explanation او کړئ۔

جناب عبدالماجد: خبره خو ډیره آسانه ده۔ عام طور سره چه دا قرضے ورکیږی نو یقیناً چه هغه بینک چه کوم دے نو هغه ځائے رهن کوی لیکن د هغه خلقو د پاره چه د چا زمکے نشته او هغه د هغے د پاره زمکه اخلی نو د هغے د پاره څه تجاویز زمونږه دا دی چه یا دا زمکے چه کوم اغستے کیږی نو وا دخلی د ده په نوم او هم دغه زمکه د بیا هغه بینک سره رهن شی۔ دا یو څو آسان تجاویز دی په دے سلسله کښ۔ مونږ دا گزارش کوؤ چه کله حکومت یا محکمه د دے د پاره څه خا مخا Relaxation کوی نو ورسره ورسره د دا آسانتیا هم د دغے خلقو د پاره، د دے بے کوره خلقو د پاره د پیدا کړی۔ دا به ډیر زیاته ضروری وی او د دے حکومت د پاره هم یو ډیر قابل تحسین قدم دے جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: پیر محمد خان۔

جناب عبدالاکبر خان: مونږه ئے سپورټ کوؤ جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ہاں جی۔ پیر محمد خان صاحب هم خپل دغه او کړی۔

جناب پیر محمد خان: سپیکر صاحب! زمونږ صوبائی بینک دا یو دغه کړے دے بلکه صوبائی حکومت چه د ملازمینو د پاره به قرضه ملاویږی د کور جوړولو د پاره خو هغوی پکښ اوس دا لکه د عامو بینکونو غوندے شق ایښے دے چه قرضه به هغه چاته ورکوؤ چه هغه مونږ سره زمکه رهن کړی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: Mortgage کړی۔

جناب پیر محمد خان: چه د چا زمکه نه وی نو هغه به څه شے رهن کړی؟ چه زمکه وی نو د هغه قرضے ته ضرورت نه وی۔ دا خو دے دپاره قرضه اخلی چه دے قرضه باندے به دے ځان له چرته درے مرلے، پینځه مرلے زمکه واخلی، په هغے باندے به کور بیا جوړوی، نو چه دوئ ورته د مخکښ نه وائی چه ته زمکه ماسره رهن کړه هله به قرضه درکوم، دا ډیره غلطه او ناجائزه خبره ده او بل دا شرط چه دے دا نور عام بینکونه کوی خو هغه عوامو له قرضے ورکوی یعنی هغے کښ د ملازم او غیرملازم خبره نه وی۔ هغه عوام له، ماله، بل له، بل له قرضے ورکوی نو هغوی ترے دا قسما قسم، کله ترے گاډے رهن کوی یا ترے کور رهن کوی یا ترے زمکه رهن کوی، څه شے ورسره، دا سے څه طریقه کوی خو دا خو د ملازمینو دپاره ده۔ بیا د ملازمینو تنخوا گانے شته، باقاعده ماهواری د هغوی په تنخواه کښ دے هغوی نه څه کټوتی مقرر کړی په قسطونو کښ دے ترے د تنخواه هغه څه حصه اخلی او هغه قرضه دے هغوی ته مخکښ نه ورکړی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک شو جی۔

جناب پیر محمد خان: د هغے دپاره د هغے، تاسو په پی ای سی کښ هم ممبران یئ او مونږه پکښ هم یو، کومو ملازمینو چه د پیسو معامله راشی نو مونږه هغه محکمے ته دا اووایو چه تاسو د ده د تنخواه نه، د ده پنشن، تاسو پنشن ورکړے دے که نه دے ورکړے، که هغه ورکړے وی، مونږ وایو ولے د ورکړے دے؟ اول به د ترے قرضه وصول کړے وه۔ د ده پنشن وی، د ده گریجویټی وی نو د ده نه چه کله قرضه خو پورے وصول شوے نه وی نو تر هغے پورے ورته پنشن نه ورکوی او که پیسے زیاتے فرض کړه د ده سره پاتے وی نو گریجویټی یا پنشن نه د ترے اول کټ کړی، د هغے نه پس که څه پاتے شو هغه د ورته پنشن کښ ورکوی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک شوه جی۔

جناب پیر محمد خان: نو دا یو څو خبرے ما ستاسو په خدمت کښ پیش کړے چه دا بینک آف خیبر چه دے نو دا خو زمونږ صوبائی بینک دے او دا قسمه کیسونه چه راځی ملازمینو ته نو تنگوی د نه، بلکه عام بینکونه چه د ملازم معامله راځی نو هغه ته

د پیسے دستی ورکوی، بیا د ترے په قسطونو کښې اخلی او یا د د گریجویټی او په پنشن کښې اخلی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: عبدالاکبرخان! تاسو څه وئیل غوښتل جی؟

جناب نادر شاہ: سپیکر صاحب! دے باره کښې زما سپیکر صاحب۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ښه، سکندر خان شیرپاؤ صاحب۔

جناب نادر شاہ: سپیکر صاحب! که ماله مو-----

جناب ڈپٹی سپیکر: نه نه، یو منټ هغه-----

جناب سکندر حیات خان: جناب سپیکر! ډیره مهربانی جی۔ دوئ دا کوم موشن چه پیش کړے دے، د دے مونږه هم مکمل سپورټ کوؤ جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی جی۔

جناب سکندر حیات خان: ما هغه بله ورځ په اے ډی پی باندے چه تقریر وو، هغے کښې هم ما دے طرف ته اشاره کړے وه جی۔ دے سره زه یو شے دا هم Add کومه چه دا خیبر بینک خو چه دے دا خو زمونږ د صوبے بینک دے، د پراونشل گورنمنټ لاندے راځی او پراونشل گورنمنټ د اسلامی بینکارئ اعلان هم کړے دے نو دے کښې دا شے هم د Add کړی چه د دوئ نه Interest هم وصول کیږی لگیا دے، په دے Loan باندے دوئ انټرسټ هم کټ کوی لگیا دی نو دا خو زما په نظر کښې ډیر د افسوس خبره ده چه اسلامی حکومت دے او د هغوی خپل بینک دے او په هغے کښې بیا دغے غریبو ملازمینو نه چه دے دوئ سود هم وصولوی لگیا د

(تالیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ جی۔

جناب سکندر حیات خان: نو په دے د هم دوئ غور او کړی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب میاں نادر شاہ صاحب، ایم پی اے۔

جناب نادر شاہ: جناب! دے باره کښې زما دا تجویز دے چه که بینک والا په دے خبره ویریږی چه گنی دوئ به دا قسطونه نه ادا کوی نو ډیپارټمنټل طریقه د ورله

رائج کړی، مطلب دا دے چه ډیپارټمنټ د هغوی نه په هغه ځائے کښں تنخواه کټ کوی چه کوم هیډ آف دی ډیپارټمنټ وی په ډسټرکټ لیول باندے نو هغه د هغه پیسے په هغه ځائے کټ کوی او ګورنمنټ ته جمع کوی نو دا چه کومه د زمکے مسئله پکښں راځی او د هغے د بینک سره Attach کول راځی، دا به په هغه طریقه باندے ډیر په آسانه باندے ختم شی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریه جی۔

جناب پیر محمد خان: په دے کښں جی، یو اهمه خبره مے بله ذهن کښں راغله جی چه دا سکیم چه څوک فیل کوی، د دے شاته څه داسے خلق دی، کرپټ خلق چه د هغوی سره Already زمکه یا څه څیزونه ئے جمع کړے دی۔ بعضے ملازمین داسے دی، بدقسمتئ نه چه هغه کرپټ وی، هغه به خپله هغه Black money چه ده، هغه په White money کښں بدلوی نو هغوی سره خو به زمکه وی، هغه به په دے شکل کښں هغه پیسے د حکومت نه واخلی او دا زمکه چه کومه ده، هغه به پته شی لاړه شی، بینک سره به هغه ګروی شی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: د حکومت مؤقف واورو، خیر دے کنه۔

جناب پیر محمد خان: او جی، دا ډیره اهمه خبره ده نو بیا د عامو بینکونو په دغه باندے د دوئ نه اچوی، نو مهربانی دا اوکړی په دے د غور اوکړی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک شو جی۔ محترم جناب عنایت الله خان صاحب۔

جناب عنایت اللہ (وزیر صحت): بسم الله الرحمن الرحیم۔ شکریه، جناب سپیکر صاحب۔ اول خو ستاسو توجه دے درخواستونو طرف ته راګرځول غواړمه دلته چه دا مخے ته پینځلس شل پراته دی۔ پرون محترم سپیکر صاحب د دغه چئیر نه رولنګ ورکړے وو چه په دے اسمبلئ کښں لکه سنجیده بحث کیږی او وزراء د دے خبرے پابند دی چه د هغے جواب ورکړی نو ممبران زمونږ ډیر زیات، زمونږ رونړه دی مونږ پخپله باندے هم ممبران یو، احترام ئے کوؤ جی، خو یو ریکویسټ کوؤ چه دے دوران کښں که زمونږ کوم ممبر د کوم وزیر د اسمبلئ په فلور باندے څه بزنس وی نو مونږ ته بیا مشکل راځی۔ دے دوران کښں مسلسل چه تاسو دا خبره کوله نو د سراج صاحب د طرف نه I was supposed to responded to

this adjournment Motion.نو داسے مسلسل دا Applicationsراتلل او زما توجه بالکل Disperseکیدله بهرحال خو په دے باندے محترم ممبرانو صاحبانو ډیرو زیاتو، عبدالاکبر خان صاحب خبره اوکړه، پیر محمد خان صاحب خو مو ورور دے ، داسے عبدالماجد خان هم مو ورور دے ، نو زما خیال دا دے چه دا یو قسم د ټولے اسمبلئ د طرف نه د ملازمینو سره د هغوی د یک جهتئ او د یو والی او حقیقت دادے چه د ټولو نه دغه طبقه ده، د دوئ د وضاحت، زه لږ کوم ډیپارټمنټ د طرف نه چه راغلے دے ، د استاسو په مخکښ لږ وړاندے کومه، دوئ وائی چه مونږ قرضه چه د موټر کار دپاره ورکوؤ او د موټر سائیکل دپاره، نو په دے کښ سیکیورټی او د دے سره مشترکه د دوئ چه ده نو مشترکه رجسټریشن او شخصی ضمانت دے او د سائیکل دپاره چه کوم قرضه ورکوی نو په هغے کښ صرف شخصی ضمانت غواړی او د کور دپاره چه کوم قرضه ورکوی نو په هغے کښ Mortgageکور او شخصی ضمانت۔ دوئ وضاحت داسے کوی چه د سټیټ بینک آف پاکستان دا رولز دی او د هغوی دا Strict هدایات دی چه تاسو کله هم قرضه ورکوئ نو د هغے سیکیورټی یا تر څو پورے تاسو د هغے سیکیورټی نه وی، د هغے قرضے د واپس کیدو ضمانت نه وی نو تر هغے پورے تاسو مه ورکوئ او په دے باندے لکه دا د هغوی سخت احکامات دی اوهغوی دا هم وائی چه یره که تاسو دا سیکیورټی وا نه خلئ، ضمانت وا نه خلئ، د قرضے د واپس اغستو نو ستاسو خلاف به تادیبی کارروائی هم کیږی۔ محکمه خزانه دا خبره د خیبر بینک سره Take upکړے وه د ملازمینو په انټرسټ کښ، نو د هغے نه روستو بیا فیصله دا اوشوه چه دوئ به که د چا کور نشته دے نو هغه د د بل چا کور د، د بل چا سره د داسے ایګریمنټ اوکړی Temporarilyاو پیسے ، دا دوئ چه کوم Proposalلاندے په دے ایډجرنمنټ موشن کښ راغلے دے چه د دوئ د تنخواګانو نه د Deductionکیږی، نو کیږی به هم دا شانتے۔ د تنخواګانو نه به د سرکاری ملازمینو Monthly deductionکیږی او پیسے به ترے جمع کیږی خو دا ټوکن د دغه په طور د یو Symbolicallyداسے یو دغه ایګریمنټ د دوئ سره د بل چا د کور په نوم باندے یا د بل چا د موټر سائیکل په نوم باندے ، د بل چا د رجسټریشن په نوم

باندے اوشی چه حکومت صرف هغه قانونی Formalityپوره کړی نو دا د کور یا د موټر سائیکل دا د بل چا رجسټریشن Mortgageکول، ضمانت په طور ایښودل، دا د دغے قانونی Formalityد پوره کولو دپاره دی نو عملاً به د دوئ نه مطلب دا سے څه دغه نه کیږی چه دوئ ته وائی تاسو خا مخا خپل کور را پیدا کړئ، خپل موټر سائیکل را پیدا کړئ، خپل رجسټریشن را پیدا کړئ خو د دے باوجود هم چونکه ممبرانو ډیر زیاتو دغه اوکړو نو که دوئ په دے وضاحت باندے اطمینان نه راځی، زما خیال دا دے چه زمونږ محترم وزیر خزانه صاحب موجود نه دے که د دوئ وضاحت باندے یقین نه وی، روستو به بیا محترم وزیر خزانه صاحب موجود وی او دوئ د هغه سره پخپله باندے کینی نو زمونږ پخپله باندے هم همدردی ده که قاعده او ضابطه اوقانون د دے خبرے اجازت ورکوی چه مونږه په Existing rulesکښ ملازمینو ته ریلیف ورکولے شو، زما په خیال دا بده خبره نه ده نو ضرور به ئے ورته حکومت ورکوی خو د محکمه خزانه مؤقف دا هم دے چه د پنشن او ګریجویټی او چه کوم دا پیر محمد خان صاحب د دے ذکر اوکړو، قانوناً دا د رهن په طور باندے نه شی کیښودلے کیدے۔یعنی د سیکیورټی په طور باندے قانوناً دا نه شی ایښودلے کیدے، نو لهذا زما خیال دا دے چه په دے باندے فرداً لږ شانتے ممبرانو سره د مشاورت هم ضرورت شته دے او که د محترم وزیر خزانه صاحب د راتلو نه روستو د هغوی سره دوئ کینی او دغه ئے اوکړی نو بهتره به وی۔

جناب ډپټی سپیکر: جی، جناب عبدالماجد خان صاحب، عبدالماجدخان صاحب۔

جناب نادر شاه: سپیکر صاحب! دے باره کښ یوه خبره کومه۔

جناب ډپټی سپیکر: اودریږئ چه موور خو خبره اول اوکړی کنه۔

جناب نادر شاه: زه یو خبره کومه جی نو۔

جناب ډپټی سپیکر: نه نه، عبدالماجد خان صاحب جی۔ بیا تاسو ته درکوم موقع۔ جی۔

جناب عبدالماجد: سپیکر صاحب! زمونږ وزیر صاحب چه کومه مونږ ته یقین دهانی راکړه او د دے کار د آسانتیا دپاره چه کوم مونږ ته دوئ وائی چه دا کار به

مونږ آسانوؤ او په افهام و تفهیم باندے دوئ سره به مونږه خبره کوؤ نو زه په دے باندے مطمئن یم۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> ٹھیک شوه۔ جی پیر محمد خان صاحب۔

<u>جناب پیر محمد خان:</u> سپیکر صاحب! زما خیال دے کوم ډیپارٹمنٹ چه جواب رالیږلے دے، جواب ئے غلط راليږلے دے۔ غلط داسے دے چه صوبائی حکومت فیصله کړے ده چه مونږه به ملازمینو ته بلا سود قرضے ورکوؤ د کورونو جوړولو دپاره، محکمه، مطلب دادے چه د دوئ هغه فیصله کرش کول غواړی، چه کومه فیصله زمونږ صوبائی حکومت کړیده نو دا محکمے مطلب دادے چه د دوئ هغه فیصله منی نه۔ د ملازم سره د ده تنخواه ده، دا ٹھیک ده گروی کیدے شی که نه، دا رهن کیدے شی۔ اوس دا خبره چه د ده خپل کور که نه وی، د بل چا کور د رهن کړی۔ په دے پیښور کښ ځوک، دا بلور صاحب د خپل کور زما دپاره رهن کړی چه زه پرے ځان له قرضه واخلم، دا به کوم لیونے وی چه خپل کور د بل د قرضے دپاره رهن کوی۔ دا چرته کښ هسے عقل اخلی دا بعضے خبره، نو چه د سړی خپل کور نه وی او حکومت په ده باندے په تنخواه اعتماد نه کوی نو بل سړے به پرے اعتماد کوی چه او؟ سر دردی زه ځان له جوړومه، زه به خپل کور رهن کړمه۔۔۔۔ (قطع کلامی)

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> نه، د دوئ دا تجویز وو چه سینئر منسٹر صاحب راشی۔۔۔۔

<u>جناب پیر محمد خان:</u> محکمے جواب غلط ورکړے دے۔ دا زمونږ حکومت هسے بدناموی او دا د دوئ یو توهین ئے کړے دے۔ پکار ده چه دوئ د دے خلاف، د محکمے خلاف۔۔۔۔ (قطع کلامی)

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> نه نو دوئ، هغوی دا یو تجویز پیش کوی پخپله، دوئ سره Agree کوی هم چه سینئر منسٹر صاحب راشی، سراج صاحب، نو بیا دا تاسو به جرحے هم اوکړئ۔ تاسو نادر شاه صاحب!

<u>جناب پیر محمد خان:</u> د دے جواب نه خو زه هډو مطمئن نه یم۔

جناب نادر شاہ: دا منسٹر صاحب چه کوم تجویز ورکړے دے، دا ډیر صحیح تجویز دے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ده۔

جناب نادر شاہ: او دے سره زمونږ اتفاق دے خو یوه خبره د دوئ په نوټس کښی راولمه چه که فرض کړو سټیټ بینک د خیبر بینک دپاره دا خبره کوی نو نیشنل بینک خو هم پیسے ورکوی، په هغے کښی صرف هیډ آف دی ډیپارټمنټ Responsibleوی، هغوی د هغه نه دستخط اخلی او هغه قرضه هغه ته ورکوی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نو دا چه زما په خیال سینئر منسټر صاحب راشی او دا ستاسو خبره ورسره اوشی، نو که بیا ضرورت وو نو بیا به مونږه۔۔۔۔

قاری محمد عبداللہ: جناب سپیکر، جناب سپیکر۔

جناب پیر محمد خان: جناب سپیکر! دا بیا Pendingکړئ د هغے پورے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: Pendingشوه کنه۔

جناب پیر محمد خان: او ٹھیک شوه جی۔

قاری محمد عبداللہ: دے سلسله کښی یو وضاحت سره دا Pendingکړئ، زه لږ وضاحت اوکړم۔

جناب ڈپٹی سپیکر: (قہقہہ) مولانا صاحب، تاسو خو اوس راغلئ، زما خیال دے۔ جناب قاری عبداللہ صاحب جی۔

قاری محمد عبداللہ: مہربانی، شکریہ، جناب سپیکر۔ میری گزارش یہ ہے کہ یہ انتہائی قابل تعریف سکیم ہے، بہت اچھی بات ہے کہ ملازمین کو ہماری گورنمنٹ قرضے دے رہی ہے۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: مولانا صاحب! په دے کښی خو بس نور Discussionته ضرورت نشته دے کنه جی۔

قاری محمد عبداللہ: یہ تجویز ہے جناب، تجویز ہے۔اس میں یہ کہا گیا ہے کہ بلاسود تو حالانکہ صورتحال یہ ہے کہ سود کی ایک اچھی خاصی شرح اس کے اندر موجود ہے۔تو سود کے اس حصے کو اس سکیم سے حذف کر دیا جائے اور اس کو واقعتاً بلاسود کیا جائے۔تو یہ بہت نیک نامی کا باعث ہوگا۔

توجہ دلاؤ نوٹس

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک دہ جی، دا بہ ھم پکښې بیا دوئ ورسره تاسو اوکړئ۔ ٹھیک دہ جی، ٹھیک شوہ جی۔ Item No.6, Call attentions. Mr. Muzaffar Said, please move his Call attention Notice No.628, in the MPA, to House. محترم مظفر سید خان، ایم پی اے۔

جناب مظفر سید: شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔جناب سپیکر صاحب! آپ کی وساطت سے صوبائی حکومت کی توجہ اس اہم مفاد عامہ اور فوری نوعیت کے مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں کہ آئے دن قتل، ڈکیتی ، اغواء برائے تاوان کی وارداتیں ہورہی ہیں، خاص کر ملاکنڈ ڈویژن میں یہ واقعات ہورہے ہیں، ملاکنڈ ڈویژن کی انتظامیہ اور صوبائی حکومت اس کا سختی سے نوٹس لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی۔

جناب مظفر سید: جناب سپیکر صاحب! ھر چاتہ معلومہ دہ چہ زمونږہ صوبائی حکومت غواړی دا چہ امن وامان وی او دے دپارہ ھغہ سنجیدہ ھم دے او اقدامات ھم کوی خو زہ پہ افسوس سرہ وایمہ چہ پہ ھغہ گروپ باندے، پہ ھغہ ځائے باندے، پہ ھغہ مقام باندے چرتہ چہ د ضلع دیر نہ، د سوات نہ، د بونیر نہ، د مختلفو علاقو نہ گاډی راتښتولے کیږی او پہ سخاکوټ، درگئ پہ دے ارد گرد ایریا کښې بالکل غائب کیږی او بیا لس آتہ ورځے پس د ھغوی سرہ یو ډیل کیږی او گاډی ھم حوالہ کیږی او پیسے اغستے کیږی او خلق ځی۔ حیران یمہ چہ دا پیریان کوی کہ دا دلتہ څوک کوی جی؟ ھیڅ پتہ نہ لگی، ھیچا تہ لاس اچولے نہ شو۔ دے وجے نہ ھلتہ د شپے، د ماښام نہ پس پہ دغہ لارہ باندے تلل مشکل شوے دی نو زہ درخواست کومہ د دے اسمبلئ پہ دے فلور باندے چہ پہ دے د پہ سختئ سرہ نوټس واغستے شی او دلتہ چہ ھر ھغہ خلق چہ ھغہ پہ دے څیز کښې ملوث دی نو ھغوی تہ د لاس واچولے شی۔ حکومت کمزورے نہ دے، د حکومت

لاس مضبوط دی، که زړه لړ غوندے مضبوط کړی نو زما دا یقین دے انشاءالله العزیز چه دوئ په دے باندے قابو اغستے شی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک شوه جی۔ هغه نه شو کولے جی۔

جناب نادر شاه: سپیکر صاحب! په دے باندے زه۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نه نو دا خو کال اټینشن دے، په دے خو بل ممبر۔۔۔۔۔

جناب نادر شاه: دا جی دے سره Relatedخبره ده۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نه نه، په دے خو بیا نه شی کیدے۔ منسټر صاحب د دے وضاحت کوی جی۔

جناب نادر شاه: دا دے سره Relatedخبره ده۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نه کنه جی، ګوره په دے باندے نه کیږی کنه۔

جناب نادر شاه: ګوره دا یواځے د ملاکنډ خبره نه ده، دا زمونږ د تحت بهائی او مردان۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نه نه جی، دا رولز به ګورو کنه، هغه بیا به تاسو خپل کال اټینشن راوړئ کنه۔

جناب نادر شاه: هغه دے کښی ملوث دی، دا بالکل واضح۔۔۔۔۔ (قطع کلامی)

جناب ڈپٹی سپیکر: نه نه، نه جی ته، محترم ظفراعظم صاحب۔

جناب نادر شاه: زه وضاحت کوم د دے خبرے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترم جناب ظفراعظم صاحب۔

وزیر قانون: جناب سپیکر صاحب! میں مظفر سید کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے۔۔۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب پیر محمد خان: پوائنٹ آف آرڈر سر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی هغه سینئر منسټر صاحب نه تاسو بیا۔۔۔۔۔

جناب پیر محمد خان: پوائنټ آف آرډر دے جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: د کوم رول خلاف ورزی اوشوه جی؟

جناب پیر محمد خان: لاءمنسٹر شخوند وهی، څه شے خوری۔ دا د رولز خلاف ورزی ده، دے به دلته کښی نه۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: دا د کوم رول خلاف دی؟

جناب پیر محمد خان: صرف سپیکر اوبه څکلے شی، ده ته اجازت نشته۔ د ده چه خله کښی څه شے دے هغه د توکړی۔ جناب سپیکر صاحب! د ده چه څه خله کښی دی هغه دے توکړی۔

وزیر قانون: پیر محمد خان د هغه رولز Quote کړی جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹهیک ده جی۔ تاسو، هغه اوشو جی، اوشو۔

جناب پیر محمد خان: نه، تا ته د خوراک اجازت نشته۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بیا به شخوند نه وهی جی، خوراک به بیا نه کوی۔

جناب پیر محمد خان: نه نه، تو د کړی، ٹائلٹ پیپر کښی یا څه شی کښی د اونغاړی۔

وزیر قانون: ده ته جی پانچ منٹ ٹائم ورکړئ، دے د Rules quote کړئ جی۔ پانچ منٹ ٹائم ورکړئ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تاسو جی وضاحت خپل اوکړئ۔

جناب پیر محمد خان: زه سپیکر صاحب، دوئ ته دا Rules quote کوم۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اوشو جی، بس اوشو۔ نه اوشو جی۔ بس ٹهیک ده۔

وزیر قانون: تاسو اوګورئ، پانچ منٹ بعد ئے بیا Quote کړئ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اوشو جی کنه، بس ٹهیک شوه، پانچ منٹ تاسو له د رکړل۔ جی ظفر اعظم صاحب۔

وزیر قانون: جی وکیل صاحب چه دا "جس مسئلے کی طرف ہماری اور ہاؤس کی توجہ دلائی گئی ہے تو یہ یقیناً سنگین، یہاں پر سنگین مسئلے درپیش ہیں، بلکہ یہاں نہیں، یہاں فرنٹیر میں دو پوائنٹس ایسے ہیں جہاں پر ہمیں ابھی تک پوری طرح کامیابی حاصل نہیں ہوئی جو ہونی چاہیئے تھی اور یہ کال اٹینشن بھی میرے خیال

میں بہت پہلے سے ہو چکا ہے لیکن ابھی Recently اگر یہ وہاں پر معلومات حاصل کر لیں تو وہاں پر ہم نے پوری طاقت کے ساتھ اپریشن شروع کیا ہوا ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ، ہمیں احساس ہے کہ مردان، صوابی اور مختلف علاقے کے لوگوں کو اسی جگہ سے تکلیف اٹھانی پڑ رہی ہے، توانشاءاللہ پوری قوت سے آپریشن شروع ہے اور حکومت حرکت میں آچکی ہے اور میں یقین ان کو دلاتا ہوں کہ بڑی قلیل مدت میں ہم انشاء اللہ کامیابی حاصل کر لیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک دہ جی، اوشو جی، مہربانی۔ مظفر سید صاحب، خبرہ خو Clear شوہ جی۔

جناب مظفر سید: خبرہ خو Clear شوہ او منسٹر صاحب خو ډیر پہ دھیمی الفاظو باندے خبرہ اوکړہ خو زہ پوھہ پورہ نہ شوم نو زہ بیا درخواست کومہ چہ دے پیرے لہ لکہ دوئ خو حقیقت دادے چہ Plea بہ اخلی، سخت بہ اخلی خو دا ربانی صاحب ھم د دے علاقے سرہ تعلق ساتی نو دے د لږ وضاحت اوکړی چہ دوئ پکښں څہ Progress کړے دے ؟ نو زہ د چئیر نہ درخواست کوم چہ ھغہ ربانی-----

(قطع کلامی)

جناب ڈپٹی سپیکر: څوک اوکړی، څوک اوکړی ؟

جناب مظفر سید: فضل ربانی د دا وضاحت اوکړی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بس اوشو جی، مہربانی۔ Not pressed جی ، Next , Mr. Nadir Shah, MPA, to please move his Call attention No.645, in the House. محترم جناب میاں نادر شاہ صاحب۔

جناب نادر شاہ: شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ دا توجہ دلاؤ نوټس، "جناب سپیکر صاحب ! میں آپ کی اور اس ایوان کی توجہ ایک اہم قومی معاملے کی طرف دلانا چاہتا ہوں کہ اس ایوان میں وزیر تعلیم نے اعلان کیا تھا کہ آئندہ امتحانات میں خواتین کی تصاویر فارم پر نہیں لگائی جائیگی لیکن مردان بورڈ آف انٹر میڈیٹ نے جو فارم اس سال جاری کئے ہیں، ان میں طالبات کے فوٹو کو ضروری قرار دیا گیا ہے۔ جس کی وجہ سے اکثر طالبات تعلیم جاری رکھنے سے محروم ہو رہی ہیں۔ اس لئے بحث کی اجازت دی

جائے۔" محترم سپیکر صاحب! دے پیرے چه کوم فارم د مردان بورډ جاری کړے دے ، د هغے په پیرا نمبر 21کښ دا بالکل Clearاو صفا هغوی لیکلی دی چه تاسو به ورکوئ، Other wiseتاسو به امتحان کښ شرکت نشئ کولے او بله خبره ئے ورسره دا کړے ده چه دے کښ Personal clarificationد جینکو د پاره ئے Mustکړے دے نو دا ډیر زیاتے دے او دے باره کښ چونکه اوس دے وخت کښ ماسره هغه فارم نشته دے او زه وزیر تعلیم صاحب ته دا خبره Proveکولے شم چه په پیرا نمبر 21کښ دا خبره بالکل Mustده۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترم جناب مولانا فضل علی حقانی صاحب، منسټر فار ایجوکیشن۔

مولانا فضل علی (وزیر تعلیم): بسم الله الرحمن الرحیم۔ شکریه جناب سپیکر صاحب۔ نادر شاه صاحب چه کومه خبره کړے ده جی، دا قرارداد خو Unanimouslyد لته اسمبلئ پاس کړے وو۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بالکل جی۔

وزیر تعلیم: بیا په دے باندے د کیبنٹ فیصله شوے وه۔ بیا تمام بورډ ز ته اطلاعات د دے تلی وو او زمونږ په علم کښ تر واسه پورے دا نه ده راغلے چه یو بورډ غوښتے وی فوټوان اوکه چرے وی داسے نو د هغوی خلاف بیا کارروائی به کوؤ بالکل۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ټهیک ده۔ زه دے سلسله کښ یو عرض اوکړمه د هاؤس په وړاندے دا۔۔۔۔۔

جناب نادر شاه: زه جی د وزیر تعلیم صاحب شکریه ادا کوم چه دوئ به د هغوی خلاف کارروائی کوی، دا ټهیک ده۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نه، زه عرض کومه جی۔ نادر شاه صاحب، زه عرض کومه جی۔ ما سحر د مردان بورډ چئیرمین ته ټیلی فون اوکړو او دا ظفراعظم صاحب مونږ سره ناست وو خو هغه په سیټ باندے نه وو، پیښور کښ ئے میټینګ وو نو هغه پی اے اووئیل چه دا شے خو مونږ لرے کړے دے او اوس چه کوم امتحان مونږ کړے

دے ، هغے کښ د طالباتو نه فوټو مونږ نه دی اغستے او د انټر د پاره هم نه اخلو نو که داسے ۔۔۔۔۔

جناب نادر شاہ: زه به دوئ له جی فارم راوړمه او زه د دوئ شکریه ادا کوم چه دوئ به د هغوی خلاف کارروائی کوی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ده، دا به مونږ، بیا به ئے دغه کړو کنه۔ Not pressed. Syed Irfan ullah Khan, MPA and Maulana Nizamuddin, MPA, to please move their joint call attention Notice No.648, one by one.

محترم جناب سید عرفان اللہ صاحب۔

مولانا عرفان اللہ: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ایوان کی توجہ ایک اہم مسئلہ کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ ضلع چترال کا بندوبست کرنے کیلئے دو سال سے پٹواریوں اور تحصیلداروں کے ٹرانسفرز کا سلسلہ جاری ہے۔ جس آدمی کا ٹرانسفر ہو جاتا ہے تو وہ اس کو منسوخ کرنے کیلئے ہر حربہ استعمال کرتا ہے۔ کوئی معیار اس بارے میں وضع نہیں کیا گیا ہے اور یہ مسئلہ ایم پی ایز کیلئے درد سر بن چکا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: او د ریږئ، مولانا صاحب پرے هم کوی کنه۔ محترم جناب مولانا نظام الدین صاحب۔

مولانا نظام الدین: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب سپیکر صاحب! ایوان کی توجہ ایک اہم مسئلہ کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ ضلع چترال کا بندوبست کرنے کیلئے دو سال سے پٹواریوں اور تحصیلداروں کے ٹرانسفرز کا سلسلہ جاری ہے۔ جس آدمی کا ٹرانسفر ہو جاتا ہے تو وہ اس کو منسوخ کرنے کیلئے ہر حربہ استعمال کرتا ہے۔ کوئی معیار اس بات میں وضع نہیں کیا گیا ہے۔ یہ مسئلہ ایم پی ایم کے لئے درد سر بن چکا ہے۔ جناب سپیکر صاحب ۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: مولانا صاحب به پرے خپل وضاحت او کړی جی۔

مولانا عرفان اللہ: سپیکر صاحب۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، مولانا عرفان اللہ صاحب۔

مولانا عرفان اللہ: پیسے چه د دغے ضلع چترال د پاره مقرر دی نو پټواریان د هغے بندوبست د پاره ټرانسفر کیږی، تحصیلداران هم ټرانسفر کیږی۔ کله د جونئیر

طرف نه شروع کړی، کله د سینئر طرف نه شروع اوکړی۔ هیڅ معیار دے د پاره مقرر نه دے چه یره دے دپاره کوم خلق پکار دی چه هغه ټرانسفر شی۔ چه د چا هم ټرانسفر کیږی، هغه مونږ له راځی یا ډائریکټ محکمے ته ځی، پته نه لګی په کوم انداز باندے خپل ټرانسفر واپس کوی۔ د پیسو سلسله هم په دغه باره کښ جاری ده او دے محکمے والا خپل ځان د پاره یو کاروبار جوړ کړے دے چه د سړی ټرانسفر کوی او بیا د هغه نه پیسے اخلی او هغه ټرانسفر واپس کوی۔ بیا د بل سړی ټرانسفر کوی نو زما تجویز دا دے چه دے باره کښ د One step promotionیو سړی له ورکړی۔ تحصیلدار له د ورکړی، پټواری له د ورکړی او هغه د ټرانسفر کړی۔ هغه به هغه خوشحالئ باندے قبول کړی او بل زما سوال دا دے چه د ضلع چترال بندوبست دپاره دوئ پیسے ایستلے دی نو څنګه چه د ضلع سوات بندوبست شوے دے نو پکار دا ده چه په ضلع سوات پسے متصل ملاکنډ ایجنسی راځی، دیر راځی، د هغے د بندوبست دپاره د پیسے نه اوباسی چه دا په مینځ کښ پریږدی او د ضلع چترال د پاره دوئ د بندوبست پروګرام کوی؟

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک شوه جی۔ مولانا نظام الدین صاحب جی۔

مولانا نظام الدین: جناب سپیکر صاحب! خبره هم دغه ده چه د دے نه یو کاروبار جوړ شوے دے او افسران په دے باندے باقاعده ټول تحصیلداران او پټواریان بلیک میل کوی۔ زمونږ نه برائے نام د دغه یو سفارش واخلی او بیا لاړ شی هلته کښ رشوت ورکړی او خپل آرډر کینسل کړی نو د دے دپاره مستقل حل پکار دے هلته کښ د حکومت که دا بندوبست او نه شی اودغسے ټرانسفرے کینسلیږی نو د حکومت به ډیر لوئے نقصان اوشی۔ دغه بندوبست هم ضروری دے او د هغے دپاره د دے رشوت دا سلسله هم بندول پکار دی نو چه کوم سینئر پټواریان دی، هغوی له د پروموشن ورکړے شی نو دغه لالچ کښ به خا مخا هغه بیا هلته کښ تلو ته تیار وی چه یره زما پروموشن اوشوے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جناب عبدالماجد خان صاحب۔

جناب عبدالماجد: جناب والا! زه په دے سلسله کښې یو خبره عرض کومه جی چه بندوبست یو بنیادی شے دے د زمکے دپاره او په دے کښې د پټواریانو بدلول رابدلول جی مناسب نه دی ځکه په 92-1991 کښې زمونږ..... (قطع کلامی)

جناب ڈپٹی سپیکر: نه بس نور زیات دغه پرے نه کیږی کنه جی، مختصر تاسو دغه او کړئ جی کنه۔

جناب عبدالماجد: نو زه وایم جی چه دے دپاره بنه تجربه کار پټواریان او په هغے باندے پوره نګرانی ساتل پکار دی، او جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی جی، ټھیک شو جی، شکریه۔

جناب پیر محمد: جناب سپیکر صاحب۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب شہزادہ گستاسپ خان صاحب۔

جناب پیر محمد خان: معافی غواړم۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یو منټ، شهزاده ګستاسپ صاحب تاسو نه مخکښې دغه کړے وو جی۔

شہزادہ محمد گستاسپ خان (قائد حزب اختلاف): سر! معزز ممبران نے بڑا اہم مسئلہ اٹھایا ہے کہ اس صدی میں بھی ہمارے صوبے میں بندوبست کئی علاقوں کا نہیں ہوا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ کسی بھی علاقے کا بندوبست آج سے کئی سال پہلے ہونا چاہیے تھا لیکن ابھی تک یہ نہیں ہوا اور اس میں بھی جس طرح ممبران آپ کے نوٹس میں یہ بات لائے ہیں کہ محکمہ مال میں یہ عام پریکٹس ہے کہ ایک پٹواری کے ہاتھ میں، بہت بڑی ایک حیثیت پٹواری کی ہوتی ہے اور وہ پٹواری کچھ بھی کر سکتا ہے، تو میں یہ درخواست کروں گا کہ ٹرانسفرز کا کینسل ہونا، ٹرانسفرز کا پھر ہونا، یہ جو تجویز آئی ہے کہ one step promotion انہیں دیکر وہاں بھیجا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اچھی تجویز ہے۔

شہزادہ محمد گستاسپ خان: یہ اچھی تجویز ہے اور باقی علاقے جو رہتے ہیں بندوبست کے بغیر، حکومت کو چاہیئے کہ فوری طور پر ان کے بندوبست کا بھی انتظام کرے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب پیر محمد خان صاحب۔

جناب پیر محمد خان: سپیکر صاحب، دا خو کال اٹینشن دے خو زما دا خیال دے۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: او کنه مونږ خو دا وایو چه، خو تاسو۔۔۔۔۔

جناب پیر محمد خان: او جی بس لږه خبره کوم۔ دا بندوبست خو داسے مصیبت دے سپیکر صاحب، مونږه خو دا د ملاکنډ او سوات، د دیر، چترال، د دے خلقو هلته کښې نوابان پاتے شوے دی، والی سوات پاتے شوے دے، په هغه وخت کښې زمونږ د زمکو د نیکونو د زمانے نه چه کومے زمکے وے، هیڅ جهګړه نه ده، هیڅ تنازعے نه وے، هیڅ دعوے نه وے خو چه کله په سوات کښې بندوبست اوشو نو زما زمکه په ده پسے لیکلے ده، د هغه هغه ئے په بل پسے لیکلے ده، بله ئے په بل پسے اړولے ده په یو لوئے جنجال ئے اړولی یو۔ په کوم ځائے کښې چه امن دے، په دیر کښې امن دے، په چترال کښې امن دے، هغوی ئے ولے په دے غضب کښې اخته کړے دی چه هلته کښې هم بندوبست کوی۔ خدائے دپاره دا بندوبست۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: (قہقہہ) Tax to clear، بنه تجویز دے۔ دا بنه تجویز دے جی۔

جناب پیر محمد خان: نو کوم ځائے چه نشته، هغے کښې د دا سر دردی نه پیدا کوی او سټاف ترے واپس راولئ، هلته کښې هډو د بندوبست ضرورت نشته۔

جناب ڈپٹی سپیکر: عبدالاکبر خان! څه وایئ؟

جناب پیر محمد خان: ما جی په خپل وخت کښې جی، محکمه مال ما سره وه، دا خبره راغلے ده چه چترال کښې مونږ بندوبست کوؤ، ما هغه وخت کښې هم دا Reject کړے وه چه نه د غلته کښې امن دے او د دیر او د چترال بیا هډو پکار نه ده۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ده جی، صحیح ده جی۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! اګر چه بیا۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: او بیا د کال اٹینشن تاسو پخپله خلاف ورزی کوئ۔

جناب عبدالاکبر خان: نه جی هغه وخت کښې زما خو دا خیال وو چه که دا په ایډجرنمنټ موشن کښې تاسو Convert کړے وے، خو خیر هغه خو اوس د ممبرانو صاحبانو خپله خوښه ده خو جی ګورئ یوه خبره درته کومه۔ 1985 کښې First settlement شوے دے په دے ملک کښې او جناب سپیکر، خبره دا ده چه څنګه دے رونړو خبره اوکړه چه د پټواری ټرانسفر During the settlement دا دومره خطرناک شے دے ځکه جی چه Settlement کښې ټول ستا سو Ownership determine کوی، ستاسو Boundaries determine کوی، ستا د هر څه Determination کوی چه یو پټواری تاسو By ground په هغه Meantime کښې بدلوئ، مونږه د دے کال اټینشن نوټس سپورټ کوؤ جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترم جناب ظفر اعظم صاحب۔جی۔ Honourable Minister for Law and Parliamentary affairs------

جناب عبدالاکبر خان: ریونیو، سپیکر صاحب۔

وزیر قانون: سپیکر صاحب! جس طرح عرفان اللہ صاحب، نظام الدین صاحب کال اٹینشن پر اور باقی معزز اراکین نے اپنے حالات کا اظہار کیا ہے، سر میں ایک چشم دید واقعہ اس میں بیان کرلوں۔ سب سے پہلے یہاں پر یہ فیصلہ ہوا کہ جو سب سے سینئر اور تجربہ کار پٹواری ہوں صوبے بھر میں، وہ وہاں پر تبدیل کئے جائیں تاکہ بندوبست میں کوئی بھی غلطی نہ ہو، تو جب ان لوگوں کو محکمے والوں نے تبدیل کروایا تو مجھے ایک ایم پی اے اپنے ساتھ لیکر ایس ایم بی آر کے پاس لے گئے تو ایس ایم بی آر نے ان کے سامنے ہاتھ جوڑ کر کہا کہ اس پٹواری کو وہاں پر جانے دیں۔ میں خود جہاز میں اس کے ساتھ بیٹھ کر وہاں پر تین دن اس کے ساتھ گزار کر پھر واپس آؤں گا لیکن یہ ایک اہم نوعیت کا معاملہ ہے۔ اس میں Experience hand ہونی چاہیئے تاکہ آنے والی نسلوں کے لئے کوئی لڑائی جھگڑے کا اندیشہ نہ ہو۔ سر! محکمے والے کو اس میں کیا کوئی دلچسپی ہے کہ کسی کو ٹرانسفر کرا کر اس کو پھر کینسل کرائیں؟ کوئی بھی شخص جتنی بھی ذمہ دار پوسٹ پر ہو، اس کی یہی خواہش ہوتی ہے کہ میرے قلم سے نکلے ہوئے الفاظ پر عمل درآمد ہو لیکن اس پر عمل نہ کروانا اور اس کو مجبور کروانا، ٹرانسفر کو کینسل کروانا، یہ میرے خیال میں سب ہاؤس کے علم میں ہے اور میں عرفان اللہ صاحب کی اس تجویز سے بالکل متفق ہوں اور میں یہی بات ڈیپارٹمنٹ کے نوٹس میں لاؤں گا کہ اگر

آپ کو کوئی سینئر اور تجربہ کار لوگ ملتے ہیں اور One step promotion پر وہ بخوشی وہاں جانا چاہیں تو یقیناً میں محکمے والوں تک ان کی یہ تجویز جو بڑی معقول تجویز ہے جی، پہنچا دوں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، تھیک دہ جی۔ شکریہ جناب۔ .Not pressed تھیک دہ جی، صحیح شوہ جی۔ مہربانی۔ Syed Mazhar Ali Qasim, MPA, to please move his Call attention Notice No.677, in the House. محترم جناب سید مظہر علی قاسم صاحب۔

جناب مظہر علی قاسم: جناب سپیکر! ابھی بولنے تو دیں نا سر۔ بولنے تو دے دیں آپ۔ ہم تو کبھی کبھی بولتے ہیں آپ بولنے بھی نہیں دیتے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی جی۔ آپ بولیں جی، بولیں، بولیں۔

سید مظہر علی قاسم: جناب سپیکر! سر کیا پرابلم ہے جی، بولنے ہی نہیں دے رہے۔ (شور)

جناب ڈپٹی سپیکر: وہ تو کل میرے خیال میں انہوں نے پوائنٹ آف آرڈر پر بات کی تھی، آج کل کال اٹینشن ہے تو سننے دیں اس کو۔ جی بتائیں جی۔

سید مظہر علی قاسم: سر! میں اسمبلی کی توجہ اس اہم نوعیت کے معاملے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی بے شک۔

سید مظہر علی قاسم: کہ وادی کاغان تحصیل بالاکوٹ میں آنے والے زلزلے میں لوگوں کا انتہائی نقصان ہوا ہے اور لوگ بے گھر ہو گئے ہیں۔ متاثرہ لوگوں کی فوری مالی امداد کی جائے تاکہ وہ اپنے گھر فوری تعمیر کر سکیں۔ جناب سپیکر! چودہ فروری کو زلزلہ آیا۔ میں صوبائی حکومت کا مشکور ہوں کہ وزیر اعلیٰ صاحب نے ذاتی انٹرسٹ لیکر وہاں پر ایک کمیٹی قائم کی جس نے مختلف لیٹرز لکھے اور جو لوگ مر گئے ہیں، ان کیلئے ایک ایک لاکھ روپیہ اور جو زخمی ہوئے ہیں ان کیلئے بیس ہزار روپے کا اعلان بھی ہوا لیکن جناب سپیکر، ایک امر جو اس میں انتہائی توجہ طلب ہے کہ وہاں پر زیادہ نقصان جو ہوتا ہے، چونکہ کچے مکان ہوتے ہیں، زلزلہ آئے تو وہ مکان گر جاتے ہیں جی، ناقابل رہائش ہو جاتے ہیں، تقریباً ڈھائی ہزار مکانوں کا یہ حال ہوا ہے۔ وزیر اعلیٰ صاحب نے ریلیف کمشنر کو بھی بھیجا۔ انہوں نے بھی ساری جگہ Visit کیا، ہم اس کے ساتھ تھے۔ تو وہاں پر یہ چیز ہوئی کہ جی اس علاقے کو آفت زدہ قرار دیکر وہاں کے ریزرو فارسٹ کے اندر سے

لوگوں کو پرمٹ دیئے جائیں تا کہ وہ اپنے گھروں کو دوبارہ تعمیر کر سکیں۔ میں چاہتا ہوں سر کہ حکومت اس کے بارے میں سنجیدگی سے نوٹس لے اور اس کے اوپر کچھ نہ کچھ۔۔۔۔۔

شہزادہ محمد گستاسپ خان: سر! میں۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی (قہقہہ) یہ توکال اٹینشن ہے۔ جی، شہزادہ گستاسپ خان صاحب۔

شہزادہ محمد گستاسپ خان: یہ مانسہرہ میں سر اوراپر ہزارہ میں۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وہ آپ کے مانسہرہ سے تعلق رکھتے ہیں۔۔۔۔۔

شہزادہ محمد گستاسپ خان: مانسہرہ میں سر اوراپر ہزارہ میں جو زلزلہ آیا ہے اس سے ناقابل تلافی نقصان ہوا ہے جس کا پوری طرح سے، ٹھیک ہے حکومت نے جس طرح شاہ صاحب نے کہا کہ کچھ نہ کچھ امداد ضرور کی ہے لیکن میں سمجھتا ہوں سر، جیسے انہوں نے بتایا کہ غریب لوگ ہیں، اسی فیصد آبادی غریب ہے، کچے مکانات میں رہتے ہیں، انہیں ریلیف کی سخت ضرورت تھی اور یہ اچھا اقدام تھا کہ جو لوگ اس میں وفات پا گئے ہیں یا جو زخمی ہوئے ہیں، ان کے لئے تو کچھ گرانٹس کا اعلان کیا گیا لیکن جو زندہ لوگ ہیں سر، جن کے مکان گر گئے، جن کے مکان تباہ ہو گئے، جن کی کھیتی باڑی کی جگہ تباہ ہو گئی ہے، دراڑیں پڑ گئیں، یہ قدرتی آفات سر روکی نہیں جا سکتیں۔ جس طرح کل سراج الحق صاحب نے کہا، لیکن قدرتی آفات جب آ جائیں تو حکومتیں ان میں ریلیف دیتی ہیں۔ حکومتیں ان کا مداوا کرتی ہیں۔ حکومت اس میں شریک ہوتی ہے تو میں یہ ریکویسٹ کروں گا سر، یہ کوئی اتنی بری بات نہیں ہے، جیسے شاہ صاحب نے کہا کہ لوگوں کے اپنے جنگلات ہیں، لوگوں کی اپنی ملکیتیں ہیں، اگر ان میں سے کوئی پرمٹ یہ درخواست کر رہے ہیں کہ پرمٹ دے کر ان کے گھروں کو آباد کیا جائے تو میں سمجھتا ہوں یہ بڑی بات نہیں ہے بلکہ میں یہ عرض کروں گا کہ بہت ساری جگہوں پہ جب ایسی قدرتی آفات آئی ہیں جس طرح کوہستان میں ایک دفعہ آئی تھی تو بڑی امداد کی گئی تھی۔ اس طرح اب اس دفعہ ہزارہ کے اپر پارٹس اور دو Valleys بہت زیادہ متاثر ہوئی ہیں اور ان کے لئے اس سے کہیں زیادہ امداد ہونی چاہیے تھی اور میں یہ درخواست کروں گا، جو کی ہے ہم اس کے لئے شکر گزار ہیں لیکن مزید امداد کی وہاں پہ ضرورت ہے اور حکومت کو اس کا نوٹس لینا چاہیئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی شکریہ۔

انجینئر محمد طارق خٹک: سرا سپیکر صاحب ، دے سرہ ------

جناب ڈپٹی سپیکر: نہ نہ، دا خو کال اٹنشن نوٹس باندے خو بل څوک دغه نه شی کولے جی۔

انجینئر محمد طارق خٹک: د دے سرہ تړلے زما جی یو سوال دے۔ زمونږ حلقه کښې یو کلے دے ډاگ اسماعیل خیل، په هغے کښې یوه باندہ دہ، لکی باندہ ورته وائی، هغے کښې باران کښې یو مکان راغورزیدلے وو جی-----

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ کو پھر دیں گے۔

محترمہ آفتاب شبیر: سر! میرا اس سے Related ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے، میں آپ کو وقت دیتا ہوں نا، آپ تشریف رکھیں جی۔ جی۔

انجینئر محمد طارق خٹک: هغے کښې درے زنانه وفات شوے وے ، بچی ترینه پاتے شوے دی او کور ئے بالکل تباہ شوے دے نو جناب سپیکر صاحب، ستاسو په Through باندے زه تاسو ته خواست کوم چه دا د هم شامل کړے شی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ډاک بے سود به پکښې هم شامل کړو۔ ٹھیک دہ جی۔

انجینئر محمد طارق خٹک: دوئ ته سترگے دی، مونږه خو چه ورسره څه کولے شو هغه مو اوکړل اوس حکومت ته ئے سترگے دی چه څنگه ئے دا نورو علاقو ته ئے ورکړل، اعلان ئے کړے وو، مراعات ئے ورکړے دی نو دغسے د مونږه ته هم راکړی جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک دہ جی۔ محترمه آفتاب شبیر صاحبه۔

محترمہ آفتاب شبیر: سر! میں نے Personally بھی اس علاقے کا وزٹ کیا تھا، زلزلہ جہاں پہ آیا تھا۔

(قطع کلامی)

Mr. Deputy Speaker : I witness, yes.

محترمہ آفتاب شبیر: اپنے طور پہ ہم سے جو کچھ ہو سکا، ہم نے بہت ہی کم لیکن اپنے طور پر وہاں کے لئے کچھ امداد کا بھی انتظام کیا، سامان وغیرہ کا بھی کیا لیکن میرے بھائیوں نے یہاں جو ذکر کیا تو وہاں پر مزید امداد کی

سخت ضرورت ہے۔ میں بھی ان کی حمایت کرتی ہوں اور درخواست کرتی ہوں کہ ان کے لئے بھی مزید کچھ کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔ محترم ظفر اعظم صاحب، منسٹر فار لاء ہر فن مولا۔۔۔۔ (قہقہہ)

جناب ظفر اعظم (وزیر قانون): مہربانی جناب۔ شاید مظہر صاحب کو تو پچھلے دنوں ہمارے سینئر منسٹر صاحب نے بڑی Detail سے جواب دیا تھا یہاں کال اٹینشن پر۔ یہی پوائنٹ انہوں نے اٹھایا تھا لیکن پھر بھی اگر یہ مزید کچھ وضاحت یا کچھ ریلیف کے متعلق بات کرنا چاہیں تو جب بھی چاہیں، یہ تو چیف منسٹر صاحب کے بڑے اچھے دوست بھی ہیں۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اچھا، ماشاءاللہ۔ آج ہی انکشاف ہوا ہے۔۔۔۔ (قہقہہ)

وزیر قانون: ہم بھی ان کے ساتھ ہوں گے انشاءاللہ، ہم اس کی حمایت کریں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے جی۔ شکریہ۔ Mr. Bashir Ahmed Bilour, MPA, to please move his Call Attention Notice No.690 in the House. Muhtaram Janab Bashir Ahmed Sahib.

جناب بشیر احمد بلور: سپیکر صاحب! ډیره مهربانی ۔ "جناب سپیکر صاحب! میں آپ کی توجہ ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں کہ ہمارے صوبے کے مختلف ہسپتالوں میں فیمیل نرسیں دن رات ڈیوٹی سرانجام دے رہی ہیں لیکن ابھی تک صوبائی حکومت نے ان کے لئے سروس سٹرکچر نہیں بنایا اور نہ ان کے لئے دوسرے صوبوں کی طرح نرسنگ ڈائریکٹوریٹ بنایا اور صرف چند نرسیں سینیر پوزیشن رینک پر تعینات ہیں۔ نیز صوبے کے تمام ہسپتالوں میں نرسیں کم ہیں جس کی وجہ سے ہسپتالوں میں مریضوں کی دیکھ بھال میں دشواری پیش آتی ہے جبکہ پے سکیل اور گریڈ بھی دوسرے صوبوں سے کم ہیں جس کی وجہ سے صوبے کے عوام میں اور صوبے کی تمام نرسوں میں تشویش پائی جاتی ہے۔ اس لئے اس اہم مسئلے پر بات کرنے کی اجازت دی جائے۔" سپیکر صاحب! دا نرسنګ چه دے، دا ډیر اهم خدمت دے او دے نه زما خیال دے چه معصومه طبقه بله دے صوبه کښې نشته چه هغے سره خومره کار وی او هغوی ته د هغے Reward نه ملاویږی۔ سپیکر صاحب! دوئ یو میټنګ کړے وو چیف سیکرټری صاحب سره، زما خیال دے منسټر صاحب ته به علم وی، هغے کښې څه فیصلے شوے وے، د هغے میټنګ

تر اوسه پورے Minutes نه دی Issue شوے ، په هغے باندے عمل درآمد نه دے شوے۔ سپیکر صاحب! پنجاب کښې دے وخت یو نرس چه کومه ده، هغه د لس مریضانو د پاره ده او زمونږ صوبه کښې یو نرس چه ده، هغه پنځوس کسانو د پاره ده۔ دومره تضاد تاسو اوګورئ او هغے کښې نرس عاجزه څنګه د مریضانو خیال ساتی او غریبانان خلق چه دی، هغوی د پاره دا ډیره ضروری ده چه هغوی ته صحیح تسلی، صحیح نرسنګ ملاؤ شی۔ چه هلته داسے حالات وی نو خلقو عاجزانو ته به څومره لوئے پرابلم وی۔ سپیکر صاحب! دے وخت 20 ګریډ والا پنجاب کښې بیس نرسانے دی او زمونږ صوبه کښې چرته یو کس ته هم 20 ګریډ نه دے ملاؤ شوے۔ یو 18 ګریډ ،هغوی ما ته دا راکړی وو چه د 19 ګریډ پے سکیل اوس هلته کښې شل پوسټونه خالی دی، هغے کښې هم څه پروموشن نه کوی۔ د 20 ګریډ خو هډو څوک شته دے نه۔ سپیکر صاحب! دا منسټر صاحب شریف سړے دے ، مونږ ورته وایو چه خدائے د پاره دا غریب خلق دی او د دوی حق هم دے ، ولے چه دوئ د هغه خلقو خدمت کوی چه هغوی داسے حالاتو کښې وی چه هغه عاجزان هیڅ هم نه شی کولے نو پکار ده چه د نرسانو، پکار دا وه چه زما دا خوائندے هم په دے باندے خبره اوکړی ولے دا د نرسنګ خبره ده او ورته زیات نه زیات توجه ورکول غواړی، زما حمایت اوکړی چه منسټر صاحب د هغوی د پاره Commitment اوکړی په فلور آف دی هاؤس چه دوئ ورته څه ورکړی۔ Thank you very much۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> رولز باندے خو نه کیږی خو خیر دے جی ټائم به ورکړو ورته۔ محترمه نعیمه اختر صاحبه۔

<u>محترمہ نعیم اختر:</u> سر! صرف ایک بات کروں گی کہ نرس کی ڈیوٹی کی اپنی ایک Limit ہوتی ہے لیکن ہماری یہاں کی جو نرس ہے وہ اردلی سے لے کر ڈاکٹر تک جتنا بھی کام ہے، وہ ایک نرس کرتی ہے تو اس کے لئے اتنی Facilities ہونی چاہییں۔ ادھر ہاسٹل کے ایک ایک کمرے میں چار چار، چھ چھ نرسیں ہیں۔ سٹاف نرس کے لئے پہلے ایک کمرہ ہوتا تھا، اب ایک ایک کمرے میں چار چار اور چھ چھ نرسیں ہیں تو ہمارے بشیر بلور صاحب نے بالکل صحیح کہا ہے کہ ان کو بہت مشکلات ہیں تو ان کے ازالے کے لئے حکومت کو کچھ کرنا چاہیئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی محترم جناب عنایت اللہ خان صاحب، منسٹر فار ہیلتھ۔

جناب عنایت اللہ (وزیر صحت): بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ زما اتفاق دے اصولاً د محترم بشیر بلور صاحب سرہ او ریښتیا خبرہ دا دہ چہ پہ دے صوبہ کښې نہ بلکہ پہ دے ټول ملک کښې دا هیلتھ کیر ډیلوری سسټم چہ دے نو د دے یو ټکون دے چہ پہ هغہ کښې نرسانے اوزمونږہ پیرا میډیکس او ډاکټران، دا یو ټکون دے چہ دا دررے واړہ مطمئن نہ وی، ذهنی طور دوئ یکسوئی نہ وی نو دوئ نہ شی کار کولے۔زمونږ هیلتھ کیئر ډیلوری سسټم اوسروسز نہ شی بهتر کیدے۔ دوئ سرہ بالکل اصولاً زما اتفاق دے خو بدقسمتی دا دہ چہ دے وخت کښې دوئ خو د نرسانو خبرہ اوچتہ کړہ، نرسانے خو پہ 18 گریډ کښې شتہ دے او گریډ بیس پوستونہ بہ ئے هم وی خو دے وخت کښې چہ کوم مشکل دے نو پیرا میډیکس دی او جنرل کیډر ډاکټرز دی۔ د ډاکټرانو پہ 17 گریډ کښې اتلس اتلس کالہ شوے دی او هغہ د هغے جنرل کیډر ډاکټرز نہ مخکښے نہ دی تلی۔ دغہ شان پیرا میډیکس پہ گریډ 6 کښې بهرتی شی، ټول عمر د پارہ هم پہ هغے کښې وی نو صوبائی حکومت لکہ دا ارادہ لری چہ مرحلہ وار د ټولو کیډرز د پارہ چہ څومرہ دی یو Proper service structure جوړ کړی او دوئ تہ اطمینان ورکړی ځکہ چہ دا خلق چہ کوم هیلتھ کیئر ورکرز دی کہ دا مطمئن شی نو د هغے پہ نتیجہ کښې بہ سروسز بهتر شی۔ د پیرا میډیکس سروس سټرکچر مونږہ اصولاً د کیبینټ نہ منظور کړو او محکمہ خزانہ تہ د هغہ د پارہ لاړ۔ هلتہ هغے کښې څہ مشکلات وو ، هغے باندے مونږ کوشش کوؤ چہ هغہ هم مونږ Process کړو ډیر زر او دے نہ روستو بیا شکیل درانی صاحب پہ دے باندے یوہ کمیټی جوړہ کړے وہ او هغے کمیټئ یو رپورټ هم ورکړے وو۔ دے سرہ زمونږ اصولاً اتفاق دے، انشاءاللہ کوشش کوؤ مونږ دغہ یو د کیبنټ دغہ Decision implement کړو نو کہ د هغے Financial implications هم ډیر زیات وی او بیا دوبارہ مونږہ دا نرسنگ چہ کوم سروس سټرکچر دے، کیبنټ تہ بہ کیږدو انشاءاللہ او د کیبنټ پہ اتفاق باندے د هغوی د دغہ پہ نتیجہ کښې بہ انشاءاللہ دا بہ مونږہ کوشش کوؤ چہ Approve ئے کړو، نو زما اصولاً دے سرہ اتفاق دے۔ مونږ بہ انشاءاللہ کوشش کوؤ چہ دغہ سروس سټرکچر زر تر زرہ کیبنټ میټنگ تہ کیږدو۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تھیک دہ۔ حاجی صاحب، صحیح شو جی۔

جناب بشیر احمد بلور: Thank you very much۔ دا ما سرہ د ھغوی څہ ډیمانډز راغلے دی، زہ بہ ئے دوئ تہ ورکړم او دے باندے بہ ھم غور اوکړی۔ د دوئ مھربانی چہ دوئ وائی چہ کیبنټ کښی بہ فیصلہ کوؤ نو I am grateful to him۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔Not pressed.۔

شمال مغربی سرحدی صوبہ (طبّی امداد) وقف فنڈ بل مجریہ 2004ء

Mr. Deputy Speaker: Item No.7. The Honourble Minister for Health, NWFP, to please introduce before the House the North West Frontier Province (Medical Relief) Endowment Fund Bill, 2004. Janab Inayatullah Khan Sahib, Minister for Health, to please introduce his Bill.

Mr. Inayatullah (Minister for Health): Thank you. Sir, I beg to introduce the North West Frontier Province (Medical Relief) Endowment Fund Bill, 2004.

Mr. Abdul Akbar Khan: I oppose.

Mr. Deputy Speaker: Yes. The Bill stands introduced.

صوبائی مالیاتی کمیشن پر بحث

جناب ڈپٹی سپیکر: آئتم نمبر 8۔ د صوبائی مالیاتی کمیشن باندے بحث ، نو دے سلسلہ کښی د ټولو نہ اول زہ محترم جناب عبدالاکبر خان صاحب، ایم پی اے تہ موقع ورکوم چہ ھغوی خپل اظھار خیال پیش کړی جی۔

جناب عبدالاکبر خان: تھینک یو جناب سپیکر۔ میں مشکور ہوں لیکن ہم تو سمجھ رہے تھے کہ ایک تو فنانس منسٹر صاحب بھی چلے گئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بھاگ گئے ہیں۔۔۔۔ (قہقہہ)

جناب عبدالاکبر خان: ڈائریکٹ تو Concern فنانس منسٹر صاحب کے ساتھ ہے اور اس لئے جناب سپیکر کہ تین دن تک ہم نے یہاں پر ADP پر بحث کی اور جناب سپیکر، بحث کرتے ہوئے ہم نے کچھ پوائنٹس اٹھائے تھے کیونکہ اگر ہم یہاں پر اکیڈمک ڈسکشن کرنے لگیں، صرف یہاں پر بحث کرنے لگیں اور تین تین دن اس اسمبلی میں بحث کرتے رہیں اور آخر میں منسٹر صاحب ہمارے سوالوں کا جواب نہ دیں یا تسلی

بخش جواب نہ دیں تو پھر جو ہم نے Discussion کی ہوتی ہے، اس کا کوئی فائدہ نہیں ہے جناب سپیکر۔ جناب سپیکر! آپ کو یاد ہو گا کہ میں نے جب تقریر شروع کی تو میں نے یہ کہا تھا کہ ہم Political speech سننا نہیں چاہتے، ہم کچھ پوائنٹس اور Question raise کرنا چاہتے ہیں۔ ہم آپ سے جواب مانگتے ہیں۔ منسٹر صاحب نے پتہ نہیں پی اینڈ ڈی کے ایک سیکشن آفیسر سے ADP کی کتاب اٹھا کر ان میں سے یہ Figures یہاں Quote کی ہیں اور میں ان ہی کی Figures پر جو منسٹر صاحب نے، دو منٹ آپ کے لوں گا جناب سپیکر، Detail میں نہیں جاؤں گا لیکن میں جناب سپیکر، انہی کی Figures پر ان کو Confront کرنا چاہتا ہوں۔ جناب سپیکر! ہم نے پہلا کوسچن یہ کیا تھا کہ اس ADP سے جو اس ہاؤس نے Approve کی ہے، کتنی سکیمیں ڈراپ ہوئی ہیں اور کس کس ضلع کی سکیمیں ڈراپ ہوئی ہیں؟ جناب سپیکر! منسٹر صاحب نے جواب دیا کہ ڈراپ کوئی سکیم نہیں ہوئی ہے اور یہاں پہ ہم نے ڈیسک بھی بجائے لیکن پھر کہا کہ 299 سکیمیں Priorities کر دی گئی ہیں۔ یہ لفظ ہم نے پہلی دفعہ سنا کہ ADP میں Priorities کیا ہوتا ہے؟ جب ایک ہاؤس ایک ADP کو پاس کرتا ہے، اس میں جو بھی سکیمیں ہوتی ہیں، ان کو پاس کرتا ہے جناب سپیکر تو پھر یہ اس ہاؤس کی پراپرٹی بن جاتی ہے۔ Priorities کا مطلب ہی یہ ہے کہ یہ Carried ہوئے Next year کو اور جب یہ Next year کو Carried ہوئے جناب سپیکر، تو اس کا مطلب ہے کہ اس سال کی ADP سے نکل گئیں تو ڈراپ میں اور Priorities میں فرق کیا رہ گیا؟ اس کا مطلب ہے کہ 229 سکیمیں اس ADP سے ڈراپ کی گئی ہیں۔ جناب سپیکر! دوسرا ہمارا پوائنٹ تھا کہ ہمارے ممبران کو یہ شکایت ہے کہ بعض ضلعوں کے ساتھ زیادتی ہوئی ہے، بعض ضلعوں کے ساتھ زیادتی نہیں ہوئی ہے بعض کو زیادہ فنڈ ملے ہیں، بعض کو کم ملے ہیں۔ منسٹر صاحب نے یہاں فلور آف دی ہاؤس پر یہ پوری Detail بتا دی کہ جی اس ڈسٹرکٹ میں اتنی سکیمیں ہیں اور اس ڈسٹرکٹ میں اتنی سکیمیں ہیں، اس Detail میں میں نہیں جانا چاہتا۔ منسٹر صاحب کے اس میں Confront کرتا ہوں جناب سپیکر کہ آپ دیکھیں جی اور میں معزز اراکین اسمبلی سے بھی درخواست کرتا ہوں کہ وہ اس چیز کو ذرا دیکھیں کہ پشاور، نوشہرہ، چارسدہ، مردان، صوابی، بونیر، ایبٹ آباد، چترال، دیر اپر، ملاکنڈ، کوہاٹ اور مانسہرہ، یہ بارہ ڈسٹرکٹس ہیں جناب سپیکر، اس کے 62 ایم پی ایز ہیں یعنی فیمیل ممبرز کے علاوہ، 62

وزیرِ Constituencies ہیں، ان 62، اور جناب سپیکر یہ وہ ضلعے ہیں جو اس صوبے کا سب سے زیادہ ریونیو Generate کرتے ہیں۔ یہ وہ علاقے ہیں، یہ وہ حلقے ہیں کہ اس صوبے کے تقریباً 95 پرسنٹ ریونیو یا 90 پرسنٹ ریونیو یہی ضلعے Generate کرتے ہیں، Constituencies 62 کو 430 ملین روپے اس ADP میں دیئے گئے ہیں۔ خرچ پر میں بات بعد میں کروں گا۔ یہ جو Reflected ہیں، جو ADP کی کتاب میں Reflected ہے Four hundred and thirty million جناب سپیکر، دوسری طرف آپ دیکھیں کہ تین ڈسٹرکٹس بنوں، لوئر دیر اینڈ کرک جناب سپیکر، ان کو Four hundred and thirty three million جہاں پر دس ایم پی ایز کی Constituencies ہیں یعنی دس ممبران کے حلقوں کو 433 ملین اور باسٹھ ممبران کے حلقوں کو 430 ملین، یہ کہاں کا انصاف ہے؟ یہ کہاں کا انصاف ہے؟ اور کہاں کا اسلام ہے جناب سپیکر؟ آپ ان دس حلقوں کو تو 433 ملین دے رہے ہیں اور باسٹھ حلقوں کو 430 ملین دے رہے ہیں تو یہ ناانصافی نہیں ہے جی، یہ ظلم نہیں ہے؟------

<u>وزیر قانون:</u> سر! یہ اس میں Contradiction کہہ رہے ہیں۔ ایک دفعہ وہ حلقو کی بات کرتے ہیں اور دوسری طرف ضلعوں کی بات کرتے ہیں۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> آپ پہلے سن لیں۔ آپ نوٹ کر لیں، جواب آپ پھر دے دیں نا بعد میں۔

<u>جناب عبدالاکبر خان:</u> نہیں جناب سپیکر۔ میرے خیال میں پوائنٹ کو اس طرح نہ کریں نا جی۔ آپ حقیقت پہ آجائیں اس لئے کہ آپ کے ضلعے کا نام آیا ہے۔ اس لئے آپ کو کھجلی ہو رہی ہے۔ جناب سپیکر! بات یہ ہے کہ اس سے زیادہ Disparity کیا ہو سکتی ہے؟ اس سے زیادہ کہ ضلعے جو سب سے زیادہ 95 پرسنٹ ریونیو آپ کو Generate کرتے ہیں انکو آپ اتنے ہی ڈیویلپمنٹس کے پیسے دے رہے ہیں کہ جو آپ تین ضلعوں کو دے رہے ہیں اور جناب سپیکر، یہ Hate redness پیدا نہیں ہو گی کہ ہمارے حلقوں میں، ان ضلعوں میں جن کو اس طرح نظر انداز کیا گیا ہے، جن کے ساتھ اتنی زیادتی کی گئی ہے جناب سپیکر! ان میں نفرت پیدا نہیں ہو گی؟ اگر ہم مرکز سے اس صوبے کا حق مانگتے ہیں، اگر ہم آپ کے ساتھ ہر اس مسئلے پر اکٹھے ہوتے ہیں کہ جی آپ مرکز سے اس صوبے کے لئے حق مانگیں تو ہم یہ بھی چاہتے ہیں کہ آپ ہمارے

حلقوں اور ہمارے ضلعوں کے ساتھ منصفانہ سلوک کریں، ہمارے ساتھ انصاف کریں اور جناب سپیکر -----

وزیر قانون: جناب سپیکر صاحب۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ظفر اعظم صاحب! څه تاسو Interference کوئ جی ؟

وزیر قانون: بات دراصل یہ ہے کہ میں عبدالاکبر خان صاحب کو تھوڑا ٹائم دینا چاہتا ہوں کہ وہ Relax ہو جائیں اور جو بات سمجھ نہ آجائے وہ ہمیں سمجھائیں۔ ایک تو بات یہ ہوئی کہ ہمیں کھجلی ہوئی، کھجلی کے ہمیں معنی سمجھ نہیں آرہے ہیں کہ اس کھجلی سے کیا مطلب ہے ؟ ان کا کیا مطلب ہو سکتا ہے ؟ دوسری بات یہ ہے کہ ہم واضح کرنا چاہتے ہیں کہ یہ ایجنڈے سے باہر جارہے ہیں۔ یہ آج کے ایجنڈے کا موضوع نہیں ہے اگر ان کو اس میں Contradiction نظر آرہی ہے تو میں ان کو دعوت دیتا ہوں کہ وہ آجائیں، ہمارے ساتھ بیٹھ کر ہمیں یہ ثابت کر دیں کیونکہ کل بھی ہم نے اسی بابت آپس میں بات کی ہے کہ ہم نے ان ضلعوں کی Personally ان لوگوں کے کہنے پر پارلیمانی پارٹی میں ہم نے Decide کیا ہے اور ہم نے آج ماجد خان کو نوٹس دیا ہوا ہے کہ اس کے لئے ایک ٹائم مقرر کریں کہ ہم ضلع وائز نکال لیں تاکہ حقیقت اس ہاؤس کے سامنے آجائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وہ میرا حلقہ بھی اس میں شامل فرمالیں۔

وزیر قانون: نہیں جی، وہ سارے حلقے ہوں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میرے خیال میں Good offer should not be refused، یہ تو اچھی بات ہے۔

جناب بشیر احمد بلور: جناب سپیکر! بات یہ ہے کہ اب یہ ایجنڈے کا آئٹم ہے اور ہمیں حق ہے کہ ہم اس پر بحث کریں، یہ ہماری اپوزیشن کا ایجنڈا ہے۔

وزیر قانون: نہیں جی نہیں، آج ایجنڈے پر----- (شور)

جناب بشیر احمد بلور: ہم اس کو Discuss کرنا چاہتے ہیں۔

وزیر قانون: ہم تو Relay کرنا چاہتے ہیں----- (شور)

جناب بشیر احمد بلور: جناب سپیکر! یہ ہمارا حق ہے۔۔۔۔۔ (شور)

جناب ڈپٹی سپیکر: Kindly address the Chair ظفر اعظم صاحب! آپ تشریف رکھیں جی۔ آپ سب تشریف رکھیں۔۔۔۔ (شور)

جناب بشیر احمد بلور: پھر یہ جواب دیں نا۔ ہماری تقریر میں Interference کر کے کیوں Disturb کرتے ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی جی، آپ تشریف رکھیں سر۔

وزیر قانون: جناب! اس پر بات ہو چکی ہے آج کے ایجنڈے کے آئٹم کچھ اور۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک صاحب! میں عرض کرتا ہوں، میں نے فلور عبدالاکبر خان صاحب کو دیا ہے۔

جناب بشیر احمد بلور: آپ نے پھر کیوں غلط کیا ہے۔ آپ یہ کہتے ہیں، یہ Already پہلے سے چل رہا تھا کیونکہ اس دن ہوا نہیں تھا تو Automatically وہ دوسرے دن آجاتا ہے۔ یہ Generally ضروری نہیں ہے کہ جو بات ہوتی ہے اس پر۔۔۔۔ (مداخلت)

وزیر قانون: ضرور ہونا چاہیئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ظفر اعظم صاحب! ظفر اعظم صاحب! آپ چیئر کو ایڈریس کریں، سر۔ چیئر کو ایڈریس کریں (شور) نہیں، آپ تشریف رکھیں۔

جناب بشیر احمد بلور: یہ بات کریں تو Automatically دوسرے دن آجاتا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: حاجی صاحب! آپ سے گزارش ہے آپ تشریف رکھیں سر۔ جی، جی عبدالاکبر خان صاحب کے پاس۔

حاجی جمشید خان: جناب سپیکر صاحب۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں، نہیں، عبدالاکبر خان تہ ما فلور ورکڑے دے کنہ جی۔ عبدالاکبر خان! تاسو Continue کړئ جی۔

جناب عبدالاکبر خان: تھینک یو جناب سپیکر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: Cross talking د اصولونه، د رولز نه خلاف خبره ده جی۔

جناب عبدالاکبر خان: میں نے پہلے بھی کہا تھا کہ یہ دنیا کا واحد ایوان ہے جس میں ہم قوالوں کی طرح بیٹھے ہوئے ہیں۔ دنیا کے کسی ایوان میں اس طرح آمنے سامنے ممبرز نہیں بیٹھتے، اس لئے یہ Cross talking ہو جاتی ہے (قہقہے) جناب سپیکر!۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: هاؤس آف کامن کښې زما خیال دے دا سے مخا مخ په مخا مخ ناست دی جی۔

جناب عبالاکبر خان: نه ، نه No, no.۔۔۔۔۔

جناب خالد وقار ایڈوکیٹ: سپیکر صاحب! دا ستاسو خبره ټهیک وه چه هاؤس آف کامن کښې بالکل دا سے یو بل ته مخا مخ ناست دی جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بس جی دا خبره پریږدئ جی، مطلب له راشئ۔ زما په خیال دا ظفر اعظم صاحب چه کوم آفر اوکړو چه مونږ ګورو چه کومے حلقے دغه شوے دی۔ زه به۔۔۔۔۔ (مداخلت)

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! دا منسټر صاحب دلته کښې لګیا وو، هغه د کاغذ نه وئیل۔ ما ځان سره لیکل صرف په دے دے ووټونو جمع کړل۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ما هم لیکلی دی۔

جناب عبدالاکبر خان: صرف دومره مو اوکړل چه تاسو ترینه هم لیکلی دی، هغه هم جمع کړے دی۔ جناب سپیکر! یہی ہم کہنا چاہتے ہیں کہ جو تیسرا ہمارا اہم پوائنٹ تھا کہ جو Re-appropriate ہو گیا، پہلا، ایک تو آپ نے Allocate کر دیا ADP میں۔ پھر جب خرچے کی بات آ رہی ہے، جب Execution ہو گی اس کو بھی آپ Re-appropriate کر رہے ہیں۔ جناب سپیکر! ہمیں یہ بھی پتہ نہیں ہے کہ ہماری کونسی سکیم کے پیسے کہاں چلے گئے ہیں؟ تو ہم نے ان سے پوچھا تھا کہ آپ ہمیں بتا دیں، وہ بھی نہیں بتایا۔ میرا صرف مقصد کہنے کا یہ تھا کہ ہم یہاں پر Discussion اس لئے نہیں کرتے کہ یہاں پر ہمیں غلط جواب آئے۔ آپ رول مجھے بتائیں کہ کہاں پر لکھا ہے؟ اگر مجھے منسٹر یہاں پر غلط جواب دیتا ہے تو میں کہاں جاؤں گا؟ کہیں یہاں پر Discussion اس لئے نہیں کرتا کہ اخبار میں کل آ جائے کہ اس نے یہ کہا اور اس نے یہ کہا۔ میں انفارمیشن لینا چاہتا ہوں۔ مجھے اگر غلط انفارمیشن ملتی ہے تو یہ

میرا Breach of privilege ہے جناب سپیکر۔ جناب سپیکر! اب میں جو پراونشل فنانس کمیشن۔۔۔۔۔۔ (مداخلت)

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> اس پر آجائیں جی۔

<u>جناب عبدالاکبر خان:</u> نہیں، سر اس کو Light نہ لیں۔ ہم آپ کو بتا بھی دیں اور گورنمنٹ کو بھی، ہمیں Satisfied جواب نہ ملا تو ہم Special requisition کریں گے۔ صرف اسی پوائنٹ پر کہ جو زیادتی ہمارے ساتھ ہو رہی ہے۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> زما پہ خیال دا خوبنہ تجویز دے او تا سو ئے ھم دغہ کوئ۔

<u>جناب عبدالاکبر خان:</u> جناب سپیکر! اس ملک کی ٹریجڈی یہی ہے کہ یہاں پر جب بھی Democratic Government آتی ہے اور جب وہ قانون سازی کرتی ہے چونکہ اس کے لئے قانون سازی کرنا آسان ہوتا ہے Through ordinance، اس لئے وہ اپنی مرضی کی قانون سازی کرتی ہے اور پھر لوگ اس کے قانون کو Intimidate کرتے ہیں، ان کو مان لیتے ہیں ان کو سب کچھ کر لیتے ہیں۔ یہ جو پراونشل فنانس کمیشن ہے جناب سپیکر، یہ بھی ایک لوکل گورنمنٹ کے آرڈیننس میں Insert کیا گیا اور یہ کس وقت Insert کیا گیا جناب سپیکر؟ جب الیکشن کی Date announce ہوئی۔ جب الیکشن Campaign کا پتہ تھا کہ اسمبلیاں اکتوبر میں آ رہی ہیں، اس کے باوجود 2002 میں لوکل گورنمنٹ آرڈیننس میں Insert کیا گیا۔ جناب سپیکر! یہ ایک مسلمہ اصول ہے کہ Constitution ایک ملک کا سپریم لاء ہوتا ہے اور قانون Subordinate legislation ہوتا ہے، جہاں پر آئین ہو گا، جو بات آئین کہے گا، اگر قانون اس سے الٹی بات کہے گا تو قانون ختم ہو جائے گا، آئین Prevail کرے گا کیونکہ یہ سپریم لاء ہوتا ہے۔ میں آپ کی توجہ جناب سپیکر، آئین کے آرٹیکل 120 کے سب آرٹیکل (2) اے کی طرف دلانا چاہتا ہوں جناب سپیکر! اگر آپ دیکھ لیں۔

"120. (2) The Annual Budget Statement shall show separately –

(a) the sums required to meet expenditure described by the constitution as expenditure charged upon the Provincial Consolidated Fund; and

(b) the sums required to meet other expenditure proposed to be made from the Provincial Consolidated Fund; "

یعنی دو ہیں، ایک Charged ہے، ایک Voted ہے۔ Charged کا پھر 121 میں ذکر ہے کہ جی کون کون سے Charged ہوں گے اور پھر باقی جو سارے ہیں، وہ Voted ہوں گے۔ میں آپ کی توجہ جناب سپیکر آرٹیکل 122 کی طرف دلانا چاہتا ہوں۔ آپ یہ (2) دیکھیں۔ "122. (2)' So much of the Annual Budget Statement as relates to other expenditure shall be"، جناب سپیکر! ان الفاظ کو دیکھیں۔ "So much of the Annual Budget Statement as relates to other expenditure shall be submitted to the Provincial Assembly in the form of demands for grants, and that Assembly shall have the power to assent to, or to refuse to assent to, any demand, or to assent to any demand subject to a reduction of the amount specified therein:" جناب سپیکر! اس معزز ایوان کے پاس Charged Expenditure کے علاوہ جو Expenditure ہے، وہ اس ایوان کے پاس اختیار ہے کہ وہ اس ڈیمانڈ آف گرانٹ کو پاس کرتا ہے یا پاس نہیں کرتا۔ اس میں ترمیم لاتا ہے، اس میں Reduction لاتا ہے، یہ معزز ایوان کیونکہ یہ عوام کے نمائندے ہیں، یہ ان کا اختیار ہے کہ یہ جس طرح بھی چاہیں جناب سپیکر، یہ کر سکتے ہیں۔ اب جناب سپیکر، میں آپ کی توجہ Article 123(3) کی طرف دلانا چاہتا ہوں جی۔ "123 (3) Subject to the Constitution, no expenditure from the Provincial Consolidated Fund shall be deemed to be duly authorized unless it is specified in the schedule so authenticated and such schedule is laid before the Provincial Assembly as required by Clause (2)." یعنی وہ Authenticated ہوگا، یہ یہ خرچہ ہوگا اور پھر جناب سپیکر، ہر ایک ڈیمانڈ پر آپ ووٹنگ کراتے ہیں اور ہر ڈیمانڈ پر جو ڈیمانڈ آف گرانٹ ہے، اس پر آپ ووٹنگ کراتے ہیں، کٹ موشن ہم لاتے ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ اس صوبے کا جو بھی پیسہ ہے، وہ اس اسمبلی کے ذریعے سے ہی منظور ہوگا اور خرچ ہوگا۔ اب جناب سپیکر، یہ ہے میرے ساتھ پراونشل فنانس کمیشن، اب دیکھیں جی "The Governor shall………"

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ لوکل گورنمنٹ آرڈیننس ہے نا؟

جناب عبدالاکبر خان: جی۔ اس میں پراونشل فنانس کمیشن کی جو Amendment ہے، "The Governor shall forth with constitute a Provincial Finance Commission for the North West Frontier Province here-in-after

referred to as the Finance Commission.” جناب سپیکر! آپ یقین کریں کہ میں پراونشل فنانس کمیشن کے لئے ویب سائٹ پر بھی گیا ہوں کہ یہ تو عجیب سی چیز ہے کہ Distribution of resources جب بھی ہوتی ہے، ایک Allocation of resources ہوتی ہے اور ایک Distribution of resources ہوتی ہے، جب آپ Distribution of resources کرتے ہیں تو وہ Federating units اور فیڈریشن کے درمیان ہو گی جس طرح آپ کا نیشنل فنانس کمیشن ہے کہ وہ فیڈریشن اور Federating units کے درمیان ہو گا۔ یہ صوبے ہیں Federating units یہ کیا چیز ہیں کہ آپ ان کے لئے Distribution کا فارمولا بنانے کے لئے آپ پراونشل، اور یہاں پر منسٹر صاحب نے Dues کو Divisible Pool بھی کہا۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہاں بھی کہا۔

جناب عبدالاکبر خان: ہاں، لیکن اب وہ نہیں ہیں۔ انہوں نے Divisible Pool اس کو کیسے کہا؟ جناب سپیکر! اس میں ہے کہ “The Minister for Finance of the Province, who shall be the Chairman of the Finance Commission” ٹھیک ہے جی، اس ایجنڈے کو اس لئے لائے ہیں کہ یہ ڈراموں کو دیکھیں جی، “The Minister for Finance of the Province, who shall be the Chairman of the Finance Commission, Minister for Local Government of the Province, Member and the Secretary to the Government of NWFP, Finance Department” اب یہ تین آپ کی حکومت کے آدمی ہو گئے۔ اب پھر دیکھیں جی۔ “Two professional members from Private Sector person, to be nominated by the Governor.” یعنی دو گورنر کے یہ ہو گئے، ٹھیک ہے جی۔ “Two Nazimeen , one each of the District Government and of Tehsil Municipal administration to be nominated by the Governor.” اب دیکھیں جی سات کا Combination ہے۔ تین آپ کے پراونشل گورنمنٹ کے آ گئے، چار گورنر کے آدمی آ گئے اور کہتے ہیں کہ اس میں جو Decision ہو گا وہ By voting ہو گا۔ یعنی چیئرمین کو دوسرا ووٹ بھی نہیں دیا ہے۔

Mr. Deputy Speaker: Casting Vote.

جناب عبدالاکبر خان: تو اس کا مطلب ہے کہ گورنر نے آپ کی اسمبلی کے اختیارات کو Hijack کر کے ایک کمیشن بنایا کہ وہ Determination کرے گا کہ مرکز سے جو پیسہ یا صوبے کا جو پیسہ ہے، اس کی Distribution کیسے ہو گی جناب سپیکر، لیکن ہمیں جو انتہائی افسوس ہے اور جو لوکل گورنمنٹ منسٹر صاحب نے اس دن بھی کہا تھا اور آج بھی کہا ہے، آپ جناب دیکھیں۔ "120 (D) The functions, duties and power of the Finance Commission shall be to make recommendations to the Governor." یعنی آپ کو نہیں، اس اسمبلی کو نہیں "To the Governor for a formula for distribution" ہم کو ابھی افسوس ہو رہا ہے جناب سپیکر کہ اس میں اور بھی ہے "The Provincial allocable amount shall be so determined." یہ الفاظ ذرا دیکھیں سر، "The Provincial allocable amount shall be so determined that it is not less then thirty five percent, not less then thirty five percent of the estimated Provincial proceed excluding " یعنی یہ قانون باوجود اس کے کہ ہم کہتے ہیں کہ زیادتی ہے، باوجود اس کے کہتے ہیں کہ Encroachment ہے، باوجود اس کے کہ ہمارے Constitutional rights کو حذف کیا جا رہا ہے، باوجود اس کے کہ ہمارے Provincial autonomy کو ختم کیا جا رہا ہے، یہ قانون کہتا ہے کہ Thirty five percent آپ دیں گے۔ منسٹر صاحب ابھی خود Concede کرتے ہیں کہ بلوچستان، پنجاب اور سندھ میں 35 پرسنٹ دے رہے ہیں اور ہم 60 پرسنٹ دے رہے ہیں، کیوں؟ ہم پوچھنا چاہ رہے ہیں کہ آپ کیوں 60 پرسنٹ دے رہے ہیں؟ آپ کیوں یہ 25 پرسنٹ سارے صوبے کے بجٹ کا حصہ آپ ڈسٹرکٹ گورنمنٹس کو اور کس حساب سے دے رہے ہیں جب قانون کہہ رہا ہے کہ 35 پرسنٹ تک آپ دے سکتے ہیں؟ ایک منٹ کے لئے چلیں ہم یہ بھی مان لیں کہ Sixth schedule یا 268 کے تحت اس کو Protection ملی ہے لیکن جب قانون کہتا ہے کہ آپ 35 پرسنٹ دے سکتے ہیں اور آپ خود کہتے ہیں کہ باقی صوبوں میں 35 پرسنٹ دیا جا رہا ہے اور میرے صوبے میں 60 پرسنٹ دیا جا رہا ہے تو یہ ایوان آپ سے پوچھتا ہے کہ ہمارا 25 پرسنٹ آپ کیوں زیادہ دے رہے ہیں؟ کیوں؟ جناب سپیکر! اگر یہ ہاؤس کل کہہ دے کہ یہ ڈیمانڈ آف گرانٹس پاس نہیں کرتے تو پھر آپ Provincial allocable fund کس طرح Districts کو دے رہے ہیں؟ جناب سپیکر! ہم سمجھتے ہیں اور ہمیں ابھی انتہائی افسوس

اس بات پر ہے کہ Finance Minister is the Chairman of this Commission اور یہ پوائنٹ ہم نے ایجنڈے پر رکھا بھی تھا اور منسٹر صاحب کے ساتھ یہ ایجنڈا ہمارا Finalized بھی ہوا تھا اور پرسوں انہوں نے Tenure تین سال کا کر دیا، اس فنانس کمیشن کی میٹنگ کر لی ہے، وہ ادھر ہوتے تو ہم بات کرتے پھر اس پر آپ اگر کوئی Action لیتے تو لیتے لیکن آپ نے بحث کرنے سے پہلے ہی اس کو طے کر دیا اور ہمیں یہ ڈر ہے کہ آپکو Three years tenure نظر نہیں آرہا ہے کہ یہاں پر بحث کئے بغیر آپ نے اسکی میٹنگ کر کے اس Tenure کو آگے کر دیا تو اس طرح تو نہیں ہے کہ آپ نے یہ فارمولہ بھی آگے کر دیا ہو یا تین سال کے لئے یا دو سال کے لئے آگے کر دیا ہو۔ اگر آپ نے کر دیا ہے تو ہم تو نہیں مانتے ہیں جناب سپیکر، ہم نے وہ بجٹ آپ کے ساتھ مل کر، ہم نے کوشش کی ہے کہ چونکہ فسٹ بجٹ تھا لیکن اگر منسٹر صاحب اس بات پر تلے ہوئے ہیں کہ ایک طرف تو کہتے ہیں کہ ہمارے ساتھ زیادتی ہو رہی ہے، ایک طرف تو وہ خود کہتے ہیں کہ مرکز ہمارے ساتھ زیادتی کر رہا ہے، ایک طرف تو خود کہتے ہیں کہ فلاں صوبے میں یہ ہو رہا ہے اور ادھر آپ ہمارے حق کس وجہ سے انکو دے رہے ہیں؟ جناب سپیکر! میں آپ کا انتہائی مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے اس پر بولنے کا موقع دیا۔ تھینک یو جناب سپیکر!

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: شکریہ جی۔ (تالیاں) محترم جناب بشیر احمد بلور صاحب! بنه تهیک شوه جی۔ صحیح ده جی نو بیا او شوه جی۔ The Sitting is adjourned till 10:00 A.M. the 29th of March 2004, Inshallah.

(اسمبلی کا اجلاس بروز پیر مورخہ 29 مارچ 2004 کی صبح دس بجے تک کے لئے ملتوی ہو گیا)